بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت مشکی للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۷ | قادیان میں ہے

مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۶ | فی پرچہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما ز و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یا بیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرانش مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق باور است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔ سنہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمہ اخبار ۔ للعہ
مابعد ۔ ۔ ۔
فی پرچہ ۔ ۔ ۔

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر نہ بھیجیں گے ان سے بحساب مابعد لی جاوے گی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے پھر نہیں مل سکیگا ۔ رسید بذریعہ اخبار میں چھپ جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ ربِّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر قادیان

مورخہ ۱۰ - محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ - فروری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری ۱۹۰۸ء - ۱ - انت امام مبارک
ترجمہ - تو امام مبارک ہے۔

۲ - لعنۃ اللہ علیٰ من کفر -
ترجمہ - اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا

۳ - انی معک فی السماء و الارض -
ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - آسمان اور زمین میں

۴ - انی معک فی الدنیا و الاخرۃ
ترجمہ - مین دنیا اور آخرت مین تیرے ساتھ ہُون۔

۵ - ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ہم محسنون
ترجمہ - اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقویٰ اختیار کرین اور جو نیکو کار ہین

۶ - اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلاً -
ترجمہ - جہان کہین پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کئے جاوینگے

۷ - لا تقتلوا زینب -
ترجمہ - زینب کو قتل نہ کرو

۸ - " آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا "

۱۱ - فروری - یا مسیح اللہ عدوا لنا - ترجمہ اے اللہ کے مسیح ہماری

مدینۃ الامام

حضور خاتم الخلفاء کی صحت مژدہ راحت افزا ہے جناب رسالتمآب لاہور والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف مین مصروف ہین - انشاء اللہ یہ کتاب مخالفین اسلام کے اعتراضون کا دندان شکن جواب ہوگی ۔

علامہ نورالدین کے ہان اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطار فرمایا ہے - چونکہ اس عمر مین جبکہ و ہن العظم منی و اشتعل الراس شیباً کا مضمون صادق آتا ہو - اولاد کا ہونا خاص موہبت الٰہی ہے - اس لئے میرے سید و مولیٰ نے اس بچے کا نام "عبدالوہاب" رکھا ہے - اللہ تعالیٰ اسے سعید کرے اور دین کا خادم بنائے - اپنے آبا کے لئے ذریّۃ طیبہ کہلائے اور باقیات صالحات سے ہو جائے - آمین

جمعہ کے روز دو نکاح ہوئے - خطبہ مین علامہ موصوف نے کہا کہ نکاح مین لوگ مال و دولت و حُسن - ذات کو دیکھتے ہین - مگر اس کی اصل غرض جو تقویٰ ہے - اسکی طرف کچھ توجہ نہین کرتے - وجہ یہ کہ خطبہ کو بطور جنتر منتر سمجھتے ہین - اور اس کے معانی کیطرف غور نہین کرتے - (واقعی علامہ صاحب نے ٹھیک فرمایا - ہمارے دیہات کے مُلّان خطبہ لڑکے کے بالمقابل بیٹھ کر آہستہ آہستہ پڑھتے ہین - گویا کچھ دم کر رہے ہین - حالانکہ فرض منصبی یہ تھا - کہ اُٹھ کر نکاح کے اغراض بیان کرتے - اور بتلاتے کہ میان بیوی کے کیا کیا فرائض ہین - ہمارے احمدی بھائی اس سنت کو خصوصیت سے جاری کرین - نکاح کرنے مین جلدی نہین چاہیئے - بلکہ بہت سی لمبی دعاؤن اور استخارون کے بعد اس تعلق کو پیدا کرنا چاہیئے - کیونکہ اس پر عمر بھر کی خوشی کا دار و مدار ہے -

مخدومی سید محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین - پر پڑھا - اور فرمایا - کہ اس سے پہلے جو الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ - وارد تنزیل ہے اسین یبلغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہو یہ امر ظاہر ہے کہ وحی و الہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہیگا اور ابلغکم رسالات ربی کی بہت سی مثالین دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کیلئے مخصوص ہو پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہین کیونکہ اسکے معنے یہ ہین کہ تمام کمالات و مراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہو گئے - اب کوئی درجہ باقی نہین جو کسی اور کو دیا جائیگا اور انکو نہین دیا گیا - مشکوۃ مین بھی ایک حدیث ہو کہ ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج نبوۃ جسمین صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا - پھر اسکے بعد سکوت فرمایا - آپنے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتیٰ اذا ہلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً پڑھکر یہ سمجھایا کہ اس مین پیشگوئی تھی کہ اُمت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہیگی کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے - کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدی - (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے مگر اس سے یہ مراد نہین کہ اسکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر فرمایا - کہ قرآن مجید مین ہو و من یطع اللہ و الرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین - اب اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے ...

کلام اللہ

(سب سے پہلی وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اقرا باسم ربک الذی خلق - خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم - الذی علم بالقلم - علم الانسان مالم یعلم -

یعنے اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا مین کر وہ خالق رب جس نے ایک حقیر جونک جیسے کیڑے سے جو منی مین پیدا ہوتا ہے - الانسان بنایا - ہان پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نہ کر اور تیرا رب اکرم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کی - اور الانسان کو وہ کچھ تعلیم کیا - جو وہ نہ جانتا تھا -

اس کلام الہی مین پانچ پیشگوئیان ہین - اول - ربک الذی خلق - اس کا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت الہی نے جو تیری خاص پرورش فرمائی ہے اور اپنے اندازہ سے خاص قویٰ مرحمت کئے اور خاص کام کے لئے تجھے منتخب کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے تیرا پیڑ لگایا ہے اور تیرے مبارک پھلون کے انتظار مین بیٹھی ہے وہ تجھے ضرور کامیاب اور سرسبز کرے گی اور تیرے نونہال کو اعداء کے تبر اور مخالف جھونکون سے محفوظ رکھے گی۔

دوسری پیشگوئی خلق الانسان من علق - یعنی اس منی کے کیڑے یا جونک کی طرف دھیان کرو - کہ وہ کیسا حقیر اور ذلیل تھا جس کا ایسا خوبصورت اور باکمال انسان بنا ہے - جب ہماری ربوبیت نے نظر عنایت سے ایک کیڑے کو آدمی شکل و صورت تک پہونچایا ہے اور ایک مقصد اور غایت کے لئے جو ربوبیت کا اصلی تقاضا ہے - یہ خلعت کمال مرحمت فرمایا ہے تو کیا اب ہماری ربوبیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی ہم اپنی ربوبیت کا سایۂ عاطفت اس پر رکھین گے - جب تک وہ انسان اپنی خلقت کی علت غائی کو پہونچ نہ جائے -

قرآن کریم مین تدبر کرنے والے جانتے ہین کہ نبوت کی تربیت اور اسے کمال مطلوب تک پہنچانا خدا تعالےٰ کے اسم رب کا خاصہ ہے اور جہان جہان خدا تعالےٰ نے ضرورت نبوت کی قرآن کریم مین بحث چھیڑی ہے - ذیل مین اپنے اسم رب کو مذکور فرمایا ہے اس لئے کہ جیسے اس کی ربوبیت نے انسان کے عالم اجسام کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی اشیاء کو مسخر کیا اور خدمت مین لگا دیا ہے - ویسے ہی اس کی ربوبیت نے تقاضا کیا کہ انسان کی روح کی تربیت کے لئے جو اصلی مقصود اور ابدی غیر فانی شے ہے اسکی تربیت کے مناسب حال سامان مہیا کرے سو اس کے لئے اس نے نبوت کا سلسلہ اس جہان مین قائم کیا اور جہان نبوت کے اعدا اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے مین خوفناک وعید بیان کرنے چاہے مین وہان نبوت کی حمایت و وفائع مین اسم اللہ کو جو جامع جمیع صفات کاملہ ہے - پیش کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الوہیت کا قائم کرنا اور آلہۂ باطلہ اور ہر قسم کے طواغیت کا ابطال کرکے خداوند تعالیٰ کے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے - تو جب عداوت اور خلاف اپنے ہتیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہون غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہئے جس کی خدمت کے لئے نبوۃ میدان مین نکلی ہے - بہرحال اس علق اور الانسان کے لفظ مین بڑی بھاری پیشگوئی ہے -

تیسری پیش گوئی اقرء وربک الاکرم - اس مین اشارہ یہ ہے - کہ اس سلسلہ تبلیغ مین تیری سخت مخالفت ہوگی - اور ایک عالم تجھے ذلیل و خوار کرنے پر آمادہ ہوگا - اور حکمت الہیہ کے اقتضا سے کچھ عرصہ تک بظاہر ایسا ہوگا کہ تو مغلوب اور شکستہ نظر آئیگا اور کفر و شرک اپنی جیت پر ناز کریگا - مگر آخر کار غلبہ اور فتح تیرے حصہ مین آئے گی - اور تو اکرم اور عزیز ہوگا - اس لئے کہ تیرا رب جس نے تجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پرورش کیا ہے - وہ اکرم ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کا مربوب بھی بطور ظل کے اکرم ہو -

چوتھی پیش گوئی الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم - اس کا مطلب یہ ہے - کہ اس کتاب عجیب مین جو تجھے دی جاتی ہے - اور جو بظاہر انسانی قلم سے لکھی جاتی ہے - وہ وہ علوم عالیہ ہونگے کہ کل بنی آدم کے معلومات اس کے مقابلہ سے عاجز آجائین گے - الانسان سے مالم یعلم ملا کر یہ اشارہ فرمایا ہے - کہ فطرتاً اور اکتساباً انسان کی بساط مین اور اس کے قویٰ کی رسائی مین وہ علوم عالیہ آہی نہین سکتے - جن پر قرآن مشتمل ہے - لہذا یہ علوم لاریب خداوند علیم خالق انسان کی طرف سے ہین اور اس کا لازمی نتیجہ ہے - کہ ذہینون کے ذہن عقیلون کی عقلین اور عالمون کے علم اور محررون کی قلمین ان سماوی علوم کے مقابلہ مین ٹوٹ جاوین گی -

پانچوین پیش گوئی - کلا لئن لم ینتہ لنسفعاً بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ کلا لا تطعہ واسجد واقترب - دشمن کی عداوت کی پیشرفت نہ جائیگی اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی جھوٹی خطاکار چوٹی کو پکڑ کر زور سے کھینچین گے - اور یون ذلت سے گھسیٹ کر ہاویہ مین گرائین گے - پھر وہ اپنی مجلس کو جن کے بل بوتے پر اسے ناز تھا بلائے اور ان کی دہائی دے - ہم بھی سیاست کے پیادون کو بلائین گے وہ ہرگز اپنے منصوبون مین کامیاب نہ ہوگا - تو اپنے کام مین لگا رہ اور اون کے خلاف کی ذرا بھی پروا نہ کر اور کبھی ان کے ہان مین ہان نہ ملا اس لئے کہ ان کے ہاتھ مین تیرا کوئی نفع اور ضرر نہین اور ہماری فرمانبرداری مین لگا رہ اور جس قدر تو ہمارا فرمان بردار ہوگا - ہماری جناب مین تیرا قرب اور درجہ اتنا بڑھے گا

ایک مادہ پرست ایک برہمو ایک دہریہ غرض ہر ایک شخص جو الہام اور ضرورت الہام اور خدا تعالےٰ کی ہستی کو نہین مانتا - ان الفاظ کی شوکت اور قوت مین غور کرے اور اس انسان کا مطالعہ کرے - جس کے مونہہ سے یہ نکلے اور اس وقت کی تاریخ کو پڑھے جب یہ بلند دعوے ایک پورے بے سامان اور ناتوان اور اعداء کے نرغے مین گھرے ہوئے انسان سے سرزد ہوئے اور پھر انجام کو دیکھے - کہ یہ دعوے کس شان سے پورے ہوئے - اور نبوت کے بدخواہ ٹھیک اسی طرح ہلاک ہوئے - جیسے ان سچے دعوون کا منشا رہا -

قابل توجہ خریداران بدر

جملہ خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کرین - ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

کلام المسیح

کسی نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ گجرات مین انجیر ہوتی ہے۔ اس کا شربت بنوا کر پیؤ۔ فرمایا۔ خواب تعبیر طلب بھی ہوتی ہے۔ انجیر گری سے بچاتی ہے۔ قرآن شریف مین بھی "تین" کا ذکر ہے مگر وہان اور اشارات ہین۔ اس سے ثبوت نبوت دیا گیا ہے۔

علم طبابت ظنی ہے۔ کسی کو کوئی دوا پسند کسی کو کوئی ایک دوا ایک شخص کے لئے مُضر ہوتی ہے۔ دوسرے کے لئے وہی دوا نافع۔ دوائیون کا راز اور شفا دینا خدا کے ہاتھ مین ہے۔ کسی کو یہ علم نہین۔

کل ایک دوائی مین استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔ "خطرناک"

دوا مین اندازہ کرنے پر مطمئن نہین ہونا چاہیئے بلکہ ضرور تول لینا چاہیئے۔

آریہ اگر یہ گند نہ بولتے تو ہمارے لئے تحریک نہ ہوتی حقائق و معارف کے لئے ان کے اعتراضات بہانہ ہو گئے

غیر قومون کو اپنے قومی مذہبی کامون مین چندہ دینے کا جوش ہے۔ وہ مسلمانون مین نہین۔ شاید اس لئے کہ کریمان را بدست اندر درم نیست۔ مگر مسلمانون مین بھی کئی نواب ہین کئی امراء و دولتمند۔ ہر مسلمان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ سچائی پھیل جائے۔ مسلمانون پر پہلے بھی جب اقبال کا زمانہ آیا۔ تو دینی رنگ مین ترقی کرنے سے اب بھی اگر وہ پہلا زمانہ دیکھنا چاہتے ہین۔ تو دین کی طرف توجہ کرین۔ ان لوگون کی تقلید سچے مسلمانون کے لئے کوئی نتیجہ نہین دے سکتی۔ مسلمانون مین جو آج کل مصلح بنے ہین وہ بجائے اس کے کہ اپنی حالت درست کرین۔ نماز روزہ کے احکام مین ترمیم کرنا چاہتے ہین۔ اس مین قوم کی ترقی سمجھتے ہین خدا تعالٰے تو دین کے ذریعہ ترقی چاہتا ہے اور یہ لوگ بے دین ہونے سے ترقی طلب کرتے ہین جس مین کبھی کامیابی نہین ہو گی

اسلام ہی خدا کو واحد لاشریک مانتا ہے اگر یہ مسلمان بھی اس توحید سے الگ ہو گئے۔ تو ان کے حق مین اچھا نہین ہو گا

دوسری قومون کی تقلید ان کے لئے مبارک نہین ہو سکتی دوسرون کو اگر بے دینی سے کامیابی بھی ہوتی ہے تو یہ بطور ابتلاء ہے۔ ہر شخص سے خدا تعالٰے کا معاملہ علیحدہ ہے عیسائی قومین ناپسند کرین۔ شراب خوری۔ قمار بازی کرین تو یہ ان کے لئے مفید ہو سکتے ہین لیکن اگر مسلمان ایسے کام کرین تو ان پر ضرور غضب نازل ہو گا۔ دیکھو ظاہری سلطنت کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر ملازم کسی شورش کے جلسہ مین شامل ہو تو اس کو عبرت ناک سزا دیجاتی ہے۔ پس اسی طرح جو کلمہ پڑھنے والے ہین۔ یہ خدا کے خاص بندے ہین اگر یہ لوگ گستاخی کرین اور اللہ تعالٰی کی فرمانبرداری نہ کرین تو ضرور گرفتار ہون گے۔ یہ الہام جو ہم کو ہوا۔ وہ وعدہ ٹلیگا نہین جب تک خون کی ندیان چارون طرف سے بہ نہ جائین۔ تو اس مین اشارہ ہے کہ اللہ تعالٰے نہین چاہتا۔ کہ اس کی توحید دنیا سے گم ہو۔ جب مسلمان ہی کفر و شرک کو پسند کرنے لگین۔ تو پھر دوسری قومون کا کیا گلا ہو سکتا ہے۔ پہلے گھر صاف ہو۔ تو پھر دوسرے لوگون کی اصلاح ہو سکتی ہے تمام قومون مین دہریت بڑھتی جاتی ہے۔ خدا تعالٰے اپنی ہستی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اول خویشان بعد درویشان کے مطابق ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کرین۔ جب مسلمانون ہی مین ہزارون گند ہون۔ تو دوسرون کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ جہاد جہاد پکارتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون کہ اگر ہمین جہاد کرنے کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے انہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہ عادت اللہ ہے کہ جس قوم کے اندر کتاب ہو۔ پہلے اُسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قومون کیطرف توجہ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے سب سے پہلے قریش کی اصلاح کی۔ پھر یہود و نصاریٰ کیطرف متوجہ ہوئے۔ (یہان سے یہ اعتراض بھی دور ہو گیا جو کہا کرتے ہین کہ مرزا صاحب مسلمانون کو ہی کہتے ہین۔ تم ایسے تم ایسے دوسری قومون مین سے کتنے مسلمان کئے) مسلمانون مین دو قسم کے لوگ ہین۔ ایک جو پورا کلمہ بھی پڑھنا نہین جانتے جن مین سے وہ بھی ہین۔ جن کی نسبت آریہ مشہور کرتے رہتے ہین کہ ہم نے اتنے مسلمانون کو آریہ کر لیا۔ پہاڑ مین ایسے آدمی ہمنے بہت دیکھے جن کو اسلام کی کچھ خبر ہی نہین دوسرے وہ جو مہذب تعلیم یافتہ کہلاتے ہین۔ یہ اسلام کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ نماز کے ارکان پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین یہ نماز روزہ وحشیانہ زمانے کی باتین ہین یہ احکام آجکل کے زمانہ مین مناسب نہین پس ان دونون گروہون کی اصلاح سب سے اول ضروری ہے۔ مگر ہم کیا اصلاح کر سکتے ہین جب تک آسمان ہی سے نہ ہو۔ جس کے کان سننے کے ہون اسے ہم بخوشی سناتے ہین بعض ایسے ہین کہ بیان کردہ سنین گے ہی نہین۔ یا بات کو دوسری طرف لے جائین گے۔

بے دینی کی ایک زہرناک ہوا چل رہی ہے۔ جس نے کسی کو ہلاک کر دیا کسی کو اندھا کسی کو سست۔ وہ جو خدا سے تعلق پیدا کرنے والے ہین بہت تھوڑے رہ گئے ہین۔ خدا کی ہستی ثابت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ فسق تو بہت ہو گئے تھے مگر دہریت سب سے زیادہ ہین۔ عظمت الٰہی مطلق نہین رہی عظمت کیا ہو جبکہ خدا کے وجود پر ہی پورا یقین نہین رہا۔

ہر نبی کے زمانہ مین کچھ نہ کچھ خونریزی ہوئی۔ ماکان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض۔

دشمنون کے ہاتھون پر جو امور مقدر تھے۔ وہ تو ختم ہو چکے اب خدا نے ایسے کل امور کو اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ یہ طاعون زلزلے طرح طرح کے امراض مصائب سب خدا کی تلوارین ہین

تعجب ہے۔ کہ حادثے پر حادثے آتے ہین مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔ مگر ہماری جماعت کے سوا دوسرا کوئی ان سے متاثر نہین ہوتا۔ حالانکہ یہ سب بلائین اس لئے ہین کہ لوگون کی غفلت دور ہو۔ وہ تضرع اختیار کرین اور سمجھین کہ خدا ہے۔ دیکھو ہر پہلو سے حادثے واقعہ ہو رہے ہین اور ابھی کیا معلوم کہ آگے آگے کیا ہونیوالا ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ اب جو کچھ کرے گا خدا ہی کریگا جراحی آخری علاج ہے اور علاج تو سب ہو چکے۔ پس یہ آخری علاج ہے اب یا بیمار مرے گا یا صحتیاب ہو گا۔

کئی لاکھ انسان مر چکا ہے۔ مگر عملی حالت دکھاتی ہے کہ ابھی کچھ بھی نہین ہوا۔ نیکی کی طرف سے بہت دُور ہین اور بدی کی جانب قریب ہین۔ استغفار کرنا چاہیئے۔ آگے قاعدہ تھا۔ کہ مسلمان بادشاہ عام طور پر دباؤن کے وقت انابت الی اللہ اور دعا و صدقہ و خیرات کیطرف توجہ دلاتے رہتے۔ اب یہ بھی نہین بلکہ خدا کا نام لینا بھی خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے وزراء سے ایک امر کی نسبت مشورہ کیا۔ اور اس کے متعلق تجویزین پوچھین۔ جب سب تجویزین بیان ہو چکین تو کہا اور تو سب کچھ کہا مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ دُعا بھی کرو۔ آخر مسلمان کا بچہ تھا۔ کچھ نہ کچھ خدا پرستی تو تھی۔ سلطان المعظم جمعہ کی نماز کو بھی جاتا ہے۔ فقراء سے بھی نیاز رکھتا ہے۔ اس لئے اچھا ہے۔

خدا تعالٰے ابتداء زمانہ مین بولا کہ مین تیرا خدا ہون

ایسا ہی اخیر زمانہ مین بھی۔ اس نے فرمایا کہ انا الموجود۔ یادرکہو کہ وہ "ہادی" ہے۔ اگر چھوڑ دے تو سب دہریہ بن جائین پس وہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور یہ زمانہ تو بالخصوص اس بات کا محتاج ہے۔ جس چیز کی حکومت ہو اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ آجکل اگر صالح آدمی جس نے حق پالیا ہے۔ خیال پر اثر نہین ڈال سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ضلالت کی حکومت ابھی باقی ہے۔ جب ایسی ہوا چلتی ہے۔ تو سب اس کے اثر سے متاثر ہو جاتے ہین۔ مومن اگرچہ بچا رہتا ہے۔ مگر دوسرون پر اثر نہین ڈال سکتا۔ ضلالت کے رعب کا یہ حال ہے۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہین۔ ان سے مذہب کی نسبت کوئی کچھہ نہین کہتا۔ کہ شاید یہ ناراض ہو جائیں یا مجھہ سے ہنسی ٹھٹھا ہو۔ مگر صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہئے کہ اسلام کے ضعف کی حالت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاہون کو خط لکھدیا۔ اس وقت ایسا مہذبانہ زمانہ بھی نہین تہا۔ نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہ نے ان خطوط کو پہونچایا۔ اور برسر دربار اپنے عقائد کو کھول کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہونچا اور اس نے صحابہ سے کلام الٰہی سنا۔ تو وہ بول اُٹھا۔ یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جس نے تورات نازل کی اور کہا۔ اگر اس نبی کے پاس مین جا سکتا۔ تو اس کے قدم چومتا پادریون کو بلا کر کہا دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ جب ان سے مخالفت محسوس کی۔ تو کہدیا کہ مین تو تمہین آزماتا تہا۔ یہ کمزوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تہی۔ جن مین دنیا پرستی نہین وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہین ڈرتے۔ اور ان کی خدا مدد کرتا ہے۔

ہماری جماعت کے لئے نہائت ضروری ہے۔ کہ ہر طبقہ کے انسانون کو مناسب کرحال دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔

بعض کو باتون کا ایسا ڈہنگ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھہ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہین اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہین ہوتی۔ بعض ظاہر مین خبیث معلوم ہوتے ہین جن سے ناامیدی ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول کر لیتے ہین اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہین اور ان پر بہت کچھہ امید ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول نہین کرتے۔ اس لئے قول موجہ کی دلیل یا دلائل جو اپنے ساتھہ روشنی رکھنے والا ہو ضروری ہے۔ جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔

دہلی مین سخت مخالفت ہوئی۔ آخر مینے کہا۔ کہ ۱۹۰۰ برس وہ نسخہ (حیات مسیح) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (وفات مسیح) آزما دیکھو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اُٹھہ کھڑا ہوا اور کہا حق وہی ہے۔ جو آپ فرماتے ہین۔ غرض قول موجہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ایہو ہیگی کیمیا جو کوئی جانے بول۔ ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہین آتی۔ پس چاہیئے۔ کہ جب کلام کرے۔ تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثین کرنے سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا۔ جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہین۔ کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھہ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہین۔ اگر صحابہؓ اس زمانے مین ہوتے۔ تو لوگ انہین سودائی کہتے اور وہ انہین کافر کہتے۔ دن رات بیہودہ باتون اور طرح طرح کی غفلتون اور دنیاوی فکرون سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڈہی غالباً تحصیلدار تہا۔ مین نے اسے کچھہ نصیحت کی۔ وہ مجھہ پر ٹھٹھا کرنے لگا۔ مین نے دل مین کہا۔ مین بھی تمہارا پیچھا نہین چھوڑنے کا۔ آخر باتین کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا۔ کہ وہ یا تو مجھہ پر تمسخر کر رہا تہا۔ یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شقی ہو یاد رکھو۔ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤن کی نسبت مینے ابھی کہا۔ کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے مین خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہین کہ سب سے یکسان بات کی جائے۔ بیان کرنیوالے کو چاہیئے۔ کہ کسی کے بُرا کہنے کو بُرا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہین۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی رہتے ہین۔ بہت باتین سن بھی نہین سکتے۔ انہین کسی موقعہ پر کسی پیرائے مین نہائت نرمی سے نصیحت کر جانا چاہیئے۔

ثبوت ہستی باریتعالےٰ

کسی چیز کی ہستی اس کے آثار سے ثابت ہوتی ہے۔ سو خداتعالےٰ کی ہستی کے آثار یہ عالم اور اس کا انتظام اس کے صنائع بدائع قدرتی۔ اور اس کے افراد عجیبہ و عجیبہ اور کائنات غریبہ ہین۔ جن سے خالق العالمین کے افعال اور صفات ظاہر باہر ہین کیونکہ ہر ایک فعل کا فاعل ضروری اور ہر ترکیب کا ترکیب و ترتیب باہم مل جائین جسکی صنعت کاری دیکھہ کر بڑے بڑے صانعین کی عقل حیران رہ جائے۔ آسمانی اجرام کی ترتیب اور حرکات اور آثار کی تحقیقات و تدقیقات جن لوگون نے بڑے غور سے کی ہے۔ وہ یقیناً سمجھہ گئے۔ کہ ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس کائنات اور ممکنات کی خالق اور متصرف ہے۔ ہان فرقہ ناستک (دہریہ) خالق کا انکار کرکے کہتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہی ذرات جو قدیم سے ہین اپنے خواص سے یہ صورتین اور شکلین باترتیب اور بے ترتیب بناتے ہین اور پھر مدتہائے معینہ اور ازمنہ متعینہ کے بعد بگاڑتے ہین۔ اور کون و فساد ان ذرات مین سدا سے ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ مگر ان تغیرات اور تبدلات اور رنگ برنگ کے ادل بدل سے پتہ لگتا ہے۔ خاص حرکات سے کہ سکون ان ذرات کا سب حرکات لازمہ تغیرات سے اوّل اوّل ہے۔ پس پہلے پہل اس سکون سے ان کی حرکت کا محرک کوئی ضرور چاہیئے۔ اور محرک اگر کوئی ان کی اپنی ہی خاصیت ہے۔ تو وہ سکون کے بعد ہی کیون پیدا ہوئی۔ اور اسی خاص وقت مین کیون ظہور کیا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ کچھہ مدت کے بعد وہ حرکت جو بالقوہ اور استعداد کے طور پر ان ذرات مین موجود ہے۔ بالفعل ظاہر ہو جاتی ہے پھر سکون جسے مانہ پرلے یا آخرت کہتے ہین ہو جاتا ہے و علیٰ ہذا یون ہی ہوتا رہتا ہے۔ پس بجز خواص ذرات کوئی الگ خالق نہین ہے۔ تو ہم کہتے ہین۔ کہ جب حرکت کے پہلے سکون کا ہونا لازمی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سکون انادی اور قدیم ہے اور حرکت نو پیدا اور حادث ہے۔ پس نو پیدا حرکت کو اس ظہور حرکت سے پہلے کس چیز نے روکا ہوا تہا اور کس نے

اس وقت مین ظاہر کیا۔ اس حرکت کا ظاہر کرنیوالا ہی خدا ہے اور وہی خالق۔ ترکیب دینے اور تغیر و تبدل و صورت بنانے کو تحریکات لازم ہین۔

علاوہ ان دلائل اور علل کے جو مذاہب بیان کرتے ہین ضمیر کی شہادت بھی یہی ہے۔ کہ اس جہان کا خالق باصفات کاملہ موجود ہے۔ انسان مین بجز قوائے عقلیہ کے جو دماغ سے متعلق ہین قوائے روحانیہ بھی ہین جن کے آثار محبت غضب رشک۔ حسد۔ کینہ۔ میلان نفرت وغیرہ ہین۔ انہین قوائے روحانیہ کو ضمیر کانشنس .. قلب .. کہا جاتا ہے۔ جیسے قوائے عقلیہ کو عقل اور قوت استدلال اور تعلیل اور قوت بیان اور نطق بولتے ہین۔

ایمان اور مذہب کا تعلق قوائے روحانیہ سے اولاً بالذات ہے اور قوائے عقلیہ سے ثانیاً اور بالعرض یعنی اثبات مسائل مذہبیہ اور استدلال قوائے عقلیہ سے ہوتا ہے ملا اعلیٰ انبیاء اور اولیاء و اصفیاء کی روحانیت ہی اور لوگون سے بڑھکر ہوتی ہے۔ اور مہبط وحی بھی وہی قلب و روح اور اس کے قوائے روحانیہ ہوتے ہین۔

پس تسلی بخش اور تصدیق (سچ جاننا) سے علاوہ ایمان دینے والی دلیل جو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ثبوت دیتی ہے۔ وہ قوائے روحانیہ یا قلب کے ذریعہ اور وحی والہام کے وسیلے ہمین ملی ہے وہ ہستی اعلیٰ کا ایک اثر ہے۔ پہلے اثر کو جو مذکور ہوا فعل یا کام کہتے ہین اور اس اثر کو کلام جو وحی الہام کے نام سے موسوم ہو کر انبیاء کے زبانی ظاہر ہوتا ہے اور جیسے قدرتی افعال مصنوعی اعمال سے ممتاز باعلےٰ امتیاز ہوتے ہین ویسے ہی بلکہ اس سے بھی اعلےٰ درجہ پر الٰہی کلام وحی و الہام اپنے خواص سے مختص ہو کر مخلوق کے کلام سے پرلے درجہ پر بحیثیت عالیہ سرفراز ہوتا ہے۔ مثلاً کلام الٰہی مین انبائے غیب اور پیشگوئیان ہوتی ہین۔ جن کا مقابلہ اور مساوات نجوم اور سائنس اور جفر و رمل وغیرہ علوم مظنون کیا کر سکتے ہین کیونکہ سائنس و نجوم کی بعض پیشگوئیون کی بنا سلسلہ علت و معلول پر مبنی ہوتی ہے۔ سو اول تو علت و معلول کا تلازم ہی یقینی طور پر نہین ہوتا۔ اور اگر ہو بھی تو وجود علت یا معلول ہی ظنی طریقہ سے ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیشین گوئیان مشتبہ ہو جاتی ہین۔ اور اتفاقی باتون کا تو ٹھکانا ہی کوئی نہین ہوتا۔ مثلاً فلان سیارہ فلان برج

فلان منزل اور فلان ستارہ فلان مقام پر ہو تو یون ہوگا۔ کیونکہ اکثر اوقات اس طرح دیکھا گیا۔ ایسا ہی قانون رملون کا حال ہے۔ سب اتفاقی باتین ہین۔ ہان علم جفر جسکی بناء حروف سوال کے اول بدل کرنے اور ان کے اعداد ابجدی سے اور پھر اپنے حروف لینے پر ہے۔ گو یہ بھی کوئی پختہ قاعدہ قانون نہین ہوتا۔ اور رمل جو چند اشکال اور ان کے درجات ابیات پر مبنی ہے۔ اور عرفی نجوم وغیرہ فال ان سب کو اگر کسی نبی نے بوحی و الہام .. استعمال کیا اور کوئی امر غیب دریافت کیا یا پیشگوئی کی تو وہ کلام من وراء حجاب ہے۔ اور انبیاء و رسل کے بغیر اگر کسی نے یہ بطور قواعد علوم کے استعمال کیا تو واہیات مزخرفات اور بیہودہ گوئی مین داخل ہے۔ اور اسلام مین یہ گناہ کبیرہ بلکہ شرک و کفر کہلاتا ہے۔ اور عقل سلیم بھی اسے دھکے دیتی ہے پس کلام الٰہی جو بذریعہ نبوت پیغمبران خدا اور اولیاء اللہ بطور وحی و الہام نازل ہوتا ہے۔ اور اس مین پیش گوئی متضمن اُمور موجبہ ہدایت انذار و بشارت اہل ایمان و اہل شرارت ہو۔ اس مین بلاشبہ اثبات ہستی اعلیٰ باریتعالیٰ ہوتا ہے کیونکہ جو اُمور کسی آئندہ زمانہ مین ہونے ہون اور ان کے اسباب و علامات موجود نہ ہون یا معلوم بعلوم متعارفہ نہ ہون۔ ان کی خبر دینا حیطہ قدرت انسان و احاطہ ادراک عالمیان سے باہر ہے پس یہ کلام متضمن پیشگوئی اپنے متکلم خداوند عالم قادر علیم حکیم سمیع و بصیر مالک نعیم و جحیم پر ایک متین دلیل اور بین استدلال ہے اور نیز اس مہبط کلام و وحی و الہام کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ کہ مخبر صادق ہے کیونکہ ایسے وحی و کلام مین یہ باتین ہوتی ہین۔ کہ اس مخبر صادق کے متبعین پر میری رحمتین اور نعمتین اس دنیا مین بھی نازل ہونگی اور یہ تابعین دنیاوی عزت بھی پائین گے اور جاہ و جلال کے اراٰئک پر بٹھلائے جائین گے اور اس کے ادبار ذلت اُٹھائین گے اور ہم اس کے مومنین کے جنتی ہونے پر دنیاوی نصرت سے اور کافرین اور اس کے مکفرین مکذبین کے جہنمی بننے پر دنیوی ذلت اور خواری سے مہر لگا دینگے۔

اتفاقیہ طور سے کسی قسم کا عزت پانا اور جاہ و جلال کے نشان دکھانا یا کسی قوم کا ذلیل ہونا یا قدیمی عزت کا کھونا کوئی ثبوت حق باطل نہین بن سکتا۔ مگر پیشگوئی کے موافق ایسا واقعہ ظاہر ہونا بیشک و شبہ حق باطل کا امتیازی نشان ہے۔ اور مخبر مدعی کے صدق کا صاف بیان ہے۔

یاد رہے کہ بعض خوابون کا سچا ہونا یا غیبی آواز پانا یا غنودگی کی حالت مین بعض مکاشفات کا صحیح ہو جانا صاحب خواب یا کشف کی کلی صدق .. یعنی اس کے ہر ایک دعوے کی سچائی پر گواہ نہین بن سکتا۔ کیونکہ عموماً بعض فاسقون فاجرون کے قوانین اور بعض کاہنون دیوانون مستانون کی باتین اور بعض وظائف خوانون یا مرتاضون کے مکاشفے درست نکلتے ہین چنانچہ اس زمانہ مین میڈم اور مسمرائز وغیرہ ایسے اُمور عجیبہ دکھاتے ہین۔ مگر ان مین سے اکثرون کی خبرین دروغ بیفروغ ہوتی ہین اور بعض میڈیم اور معمول ہمنشین یا صحبتیون کے خیالات سے متاثر ہو کر ایسی خبرین دیدیتے ہین اقتداری پیشگوئیون کا ایسے مذکورین مین کہین نام و نشان نہین ہوتا ایک اور امتیاز بھی ان پیشگوئیون مین ہو کہ نبی کی پیشگوئی کی بناء ایمان و کفر کے متعلق ہوتی ہے اور دوسری پیشگوئیان دنیاوی مطالب کے متعلق مثلاً اگر قحط سالی کی پیشگوئی نجومی کرے تو اس کا تعلق کفر و ایمان سے نہین ہے اور اگر نبی یا خلیفہ نبی کرے تو اس مین یہ ہوتا ہے کہ اگر منکرین شرارت سے باز نہ آئے تو ان پر قحط کا عذاب آئیگا ہان اگر توبہ کرین تو پھر قحط نہ آئیگا اور فلان شریر اگر شرارت سے باز نہ آیا تو موت یا کسی سخت بلا مین گرفتار ہوگا بصورت توبہ و رجوع اس کو کوئی گرفت نہ ہوگی۔ نجومی وغیرہ مثلاً طبیب تو صرف یہ پیشگوئی کر سکتا ہے کہ یہ شخص فلان بیماری مین مبتلا رہ نیوالا ہے یا چند روز کو مرنیوالا لیکن نبی یا ولی اس کے ابتلاء یا نجات پانیکو اسکی شرارت یا ایمان پر موقوف رکھیگا پس نبی کی پیشگوئی اقتداری ہوگی نہ اور لوگون کی۔ اور اکثر خوابون کا درست نکلنا بھی انبیاء و اصفیاء کی تصدیق پر شاہد ہے کیونکہ وہ اپنی روحانی قوت سے اخبار غیبی سے واقف ہو کر اس نبی کی بھی تصدیق کرین گے کہ جیسے ہمین سچی خوابین آتی ہین یا سچی آواز غیبی سنتے ہین۔ یا سچے خیالات اور مکاشفے ہمین ہو جاتے ہین ایسے ہی ان لوگو کو ہو جاتے ہین ہان فرق یہ ہے کہ انبیاء کو بکثرت ایسے اخبار غیبی معلوم ہوتے ہین اور اقتداری بھی ہوتے ہین مگر ان میڈمون معمولون کے بعض اور وہ بھی غیر اقتداری یعنی جو بلائین ان کو کسی پر یا اپنے پر آتی نظر آئین تو وہ ٹلتی نہین برخلاف انبیاء کے کہ ان کی دعا سے اکثر بلیات ٹل جاتی ہین پس اجابت دعوات بھی نبی کے صدق کے نشانات سے ہے نیز یاد رہے کہ نبی یا خلیفہ نبی کی ہر ایک پیشگوئی پوری ہو کر رہتی ہے ہان کثرت وقوعات سے بعض امور ایمان بالغیب کے لحاظ سے قابل تاویل رکھے جاتے ہین تاکہ ایمان کی نعمت ایسی بے وقعت نہ ہو کہ کوشش بھی نہ کرنی پڑے ظاہر ہے کہ آفتاب یا کسی اور اظہر من الشمس او ابین من الامس چیز پر ایمان لانا کسی انعام کے لائق نہین۔ انعام تو جب ہی ملے کہ طالب ذرا مشکل سوال یا مسئلہ لاینحل کا حل اور انحلال کر سکے یعنے جیسے مسائل علمیہ ذرا غیب مین ہوتے ہین اور قوی عقلی سے حل کئے جاتے ہین تو حل کنندہ کو شاباش یا انعام ملتا ہے ایسا ہی امور غیبیہ ایمانیہ کو اگر کوئی شخص دریافت کرے یعنے اللہ تعالیٰ کی ہستی علیٰ باصفات علیہ کا عرفان اس کے دلائل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

"موت"

(تقریر بابو برکت علی صاحب احمدی بمقام شملہ)
گذشتہ اشاعت سے آگے

این خیال است و محال است و جنون - قرآن مجید مین روح اور ملائکہ کا لفظ متعدد مقامون پر استعمال ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی کیفیت کچھ ملائکہ سے مشابہ ہے - مگر بعض مقامات مین روح کے معنے محض کلام آلہی کے معلوم ہوتے ہین مگر مین نے اپنی روزانہ تلاوت مین اکثر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کہین موت کے وارد ہونے کو اخراج روح سے تعبیر کیا ہو - مگر مجھے تا حال کوئی ایسا موقعہ نہین ملا - بلکہ جہان جہان موت کا ذکر ہے اس کو لفظ وفات اور اس کے مشتقات سے ادا کیا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ روح کوئی ایسی چیز نہین ہے جو جسم مین جاگزین ہو اور اس کے خارج ہونے سے موت ہوتی ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ قائم زندگی محض امر رب سے ہے اور جب حیات کی حد ہو چکتی ہے - تو ملک الموت جو انسان کے ساتھ شامل ہے - جان قبض کر لیتا ہے -

این ما تکونوا یدرککم الموت - ولو کنتم فی بروج مشیدۃ - (النساء - رکوع ۱۱) - جہان کہین تم ہو - موت تم کو آئیگی خواہ تم بلند برجون مین ہی کیون نہ ہو - یون تو الم نجعل الارض کفاتاً - احیاءً و امواتاً - (المرسلات رکوع اول) کے حکم سے ہر زندہ اور مردہ کے لئے یہی زمین کافی ہے مگر پھر بھی عوام الناس کے محاورہ کو مد نظر رکھ کر یہ بتایا ہے کہ خواہ انسان کہین ہو اور اپنی طرف سے کیسی محفوظ جگہ اختیار کرے وہ موت سے بچ نہین سکتا - جان قبض کرنے کے لئے کوئی ایسا جسم اور ٹھوس وجود باہر سے نہین آتا کہ وہ بند دروازون مین یا قلعہ کی دیوارون مین نہ گھس سکے وہ تو دہین ہے جہان انسان ہے اور اجل مسمیٰ کے ختم ہونے پر وہین اس کو قبض کر لیتا ہے -

فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت - اللہ تعالےٰ جس نفس پر موت کا حکم دیدیتا ہے - اس کو واپس نہین آنے دیتا - قد سبق القول منی حرام علیٰ قریۃ اہلکناہا انہم لا یرجعون - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - مجھ سے یہ قول ہو چکا ہے جس قریہ کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس پر حرام ہے - تحقیق وہ واپس دنیا مین نہین آتے قیاساً بھی یہ بات لغو معلوم ہوتی ہے - کہ جس نفس پر موت وارد ہو چکی وہ پھر واپس آجائے وہ تو مردہ ہو چکا - اس مین جان باقی نہین - جب تک جان باقی ہے تب تک اس کے زندہ ہونے کی اُمید ہے اور کوئی شخص کسی ترکیب سے جو وہ بھی حکم آلہی سے ہے اس کو زندہ کر سکتا ہے - ایک لحظہ کے لئے یا زیادہ مدت کے لئے مگر جب موت ہو چکی تو پھر اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے - موت بعد [illegible] برزخ "الیٰ یوم یبعثون" یوم حشر تک برزخ کی حالت رہیگی - وہ ایک پردہ ہے - انسان کو اس کی مدت محسوس نہین ہو سکتی - اسی لئے جب وہ قیامت کو اُٹھایا جائیگا تو اوسے معلوم ہوگا کہ وہ گویا نیند سے اُٹھا ہے - اس برزخ کی حالت سے وہ پھر عالم ہوش مین نہین آسکتا - پس یہ قصے کہانیان کہ کسی شخص نے موت کے بعد کے حالات کو دیکھا ہے یا وہ مر کر واپس آگیا ہے محض دہوکہ ہے - ان کی وہی حقیقت ہے، جو مینے پیشتر بیان کی ہے - اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے ایسا وجود نہین - ان کی ایسی ہستی نہین کہ وہ بہول جائین - بھول کر کسی ایسے شخص کو موت دیدین - جس کا وقت معینہ ختم نہین ہوا اور بعد ازان معلوم ہونے پر اس کو پھر دنیا مین بھیجدین - اگر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتہ بھی غلطی کر سکتے ہین - تو پھر اللہ تعالےٰ کی سبحانیت پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے - ملائکہ کی نسبت قرآن مجید مین لکھا ہے کہ وہ جس کام پر مامور ہین ہرگز اس کے بجالانے سے چوک نہین سکتے - دنیا اور ما فیہا کی طرف دیکھو اور کل کائنات کے وجود اور اس کے انتظام پر غور کرو - کیا وہ خدا جس نے یہ کارخانہ رچایا ہے اور ایسا عظیم الشان کارخانہ ہے کہ اس کی انتہا انسانی عقل و فکر سے باہر ہے کبھی غلطی کر سکتا ہے - اسکی نسبت ایسا گمان کرنا میرے خیال مین معصیت مین داخل ہے - یہ جہالت کے خیالات ہین - کہ فرشتہ غلطی کر سکتا ہے - بحکم ربی اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ غلطی کرے -

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً مؤجلاً (آل عمران - رکوع ۱۵) کوئی نفس اللہ کے حکم کے بغیر نہین مر سکتا - وہ ایک وقت ہے، جو مقرر ہو چکا ہے - انسانی تدابیر کوشش مین لگی رہتی ہین مگر وہ تبھی تک کامیاب ہوتی ہین جب تک موت کا وقت نہین پہونچتا - بچے جوان بوڑھے اپنے اپنے وقت پر اس جہان فانی سے گذرتے جاتے ہین عام دنیا دار بھی - ڈاکٹر اور حکیم بھی اور برگزیدگان خدا - ہر شخص اپنے فہم اور ادراک کے مطابق علاج کرتا ہے - مگر ہمیشہ تو کامیاب نہین ہوتا - اللہ تعالیٰ جس طرح اور جن اسباب کے ذریعہ چاہتا ہے موت دیدیتا ہے - کوئی گر کر مرتا ہے - کوئی چوٹ سے کوئی ڈوب کر - کوئی لڑائی مین - کوئی بیمار ہو کر - غرضیکہ ہزارہا طریق سے انسان موت وارد ہوتی ہے ہزار کوشش کرو کوئی پیش نہین جاتی - اور کبھی عقل اور دانش چھین لیتا ہے اور مناسب تدبیر سے روک رکھتا ہے مجھے پھر اپنی لڑکی کی موت یاد آگئی اور اس کے تجربہ سے میرا ایمان اور پختہ ہو گیا ہے کہ سب کچھ حکم رب سے ہوتا ہے اور واقعی وقت موت مقرر ہوتا ہے - موت کے قریب انسان کی عادات مین عموماً کچھ تغیر واقعہ ہو جاتا ہے اور اس سے غیر معمولی حرکتین سرزد ہوتی ہین - وہ اور دیکھنے والے اس سے بے خبر ہوتے ہین مگر موت کے نشانات اس کو مل جاتے ہین - میری لڑکی کے لئے گھر مین قریب ایک ماہ سے یہ تجویز ہو رہی تھی - کہ اس کو ارنڈ کے بیج کا جلاب دیدیا جاوے - مگر مجھے یہ نہین سوجھی - کہ کسی اور واقفکار یا ڈاکٹر سے مشورہ کر لون تو پھر بھی ایک وقت تک عقل پر پردہ پڑا رہا کہ حالت نازک ہو گئی ہے - اور میں کسی تجربہ کار ڈاکٹر کو بلاؤن - حال پرسان اور دیکھنے والون نے کوئی تجویز پیش نہین کی کہ جلدی یہ یا وہ تدبیر کرنی چاہیئے حتے کہ زہر اس کے معدہ مین اثر کر گیا اور سب تدبیرین اور علاج او ہوسے رہے اور موت نے اس کو آخر آن لیا کسی وقت خیال آتا ہے - کہ حالت قابل علاج تھی - مگر غلطیون اور لاعلمی کی وجہ سے نوبت باین رسید - مگر جب غور کیا جاتا ہے کہ آخر کیا باعث تھا کہ غلطی ہوئی اور بعد ازان کوئی تدبیر بہتری کی نہ سوجھی تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کی عمر ہو چکی تھی - ورنہ ضرور کوئی سبب اس کے بچنے کا پیدا ہو جاتا - کیا ڈاکٹرون اور حکیمون کے بچے نہین مرتے - مرتے ہین - پس ہماری غلطی اور نا واقفی موت کا محض بہانا تہا - اس کے ضمن مین مجھے ایک اور بات یاد آگئی ہے - وہ یہ کہ موت سے قدرے پہلے اس کو یسین سنائی گئی تہی اور وہ ایسی دہیمی آواز سے بلکہ بالکل منہ مین پڑھی گئی تہی - کہ دیگر پاس بیٹھے ہوئے

لوگون کو سنائی نہین دیتی تھی۔ اس سے پیشتر ہی اس کے قوت سمع اور بصر مین کمی واقع ہو گئی تھی۔ ہماری آواز کو وہ سُن نہین سکتی تھی اور اس کا جواب دیتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے قدرے طاقت کی حالت مین وہ کہہ چکی تھی کہ میری آنکھون کے آگے اندھیرا آتا جاتا ہے اور کچھ دکھائی نہین دیتا۔ ایسی حالت مین جب یٰسین پڑھی جا رہی تھی تو واللہ اعلم۔ وہ کون سا موقع تھا کہ وہ سنہہ کی طرف دھیان کر کے مسکراتی۔ خدا جانے کہ وہ مسکرانا کس وجہ سے تھا مگر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے نزدیک انسان کو وہ وقت یاد ہوتا ہے اور ضرور وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شخصی موتون مین سے ایک موت کسی کامل برگزیدہ خدا کی بد دعا سے ہوتی ہے اور ایک مباہلہ مین اس کے مقابلہ پر آنے سے۔ قرآن شریف مین اسی قسم کی اموات کا بھی ذکر ہے مگر اسلام وہ دین ہے کہ وہ اور مذاہب کی طرح یہ نہین کہ قصہ کہانی رہ گیا ہو بلکہ وہ ایک زندہ مذہب ہے اور اسکی صداقت کے نمونے ہر زمانے مین موجود ہوتے ہین فی زمانہ بھی ایک شخص انبیاء اور مرسلین کی صفات والا موجود ہے۔ اور اس کی ذات سے اس قسم کی موتین واقع ہوئی ہین۔ مثلاً لیکھرام آریہ۔ عبد اللہ آتھم عیسائی۔ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہم۔ اس کی بد دعا سے اور اس کے ساتھ مباہلہ کرنے سے مرنے کی یادگار ہین۔ معترض کہتا ہے۔ کہ جب موت مقدر ہے۔ تو کسی کا مرنا دوسرے کی صداقت کی دلیل کیون کر ٹھہر سکتا ہے اس مین شک نہین کہ موت سب کے لئے مقدر ہے اور کوئی اس سے بچ نہین سکتا۔ بلکہ وہ شخص خود بھی آخر مرنے والا ہے مگر جب ہم متواتر دیکھتے ہین۔ کہ مباہلہ مین آنیوالا ضرور ہلاک ہوتا ہے اور اس کی بد دعا خالی نہین جاتی۔ تو لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی بد دعا کا کبھی خالی نہ جانا اور ہر شخص کا جو مباہلہ مین اس کے مقابل آ کے ہلاک ہونا محض اتفاق نہین ہو سکتا۔ اتفاق تو اُسے کہتے ہین کہ گاہے ایک واقعہ پیش آئے اور گاہے نہ آئے۔ مگر جب کوئی وار خالی نہ جائے۔ تو اسکو اتفاق نہین کہہ سکتے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے دعوے مین صادق ہے اور جو مرتا ہے وہ ضرور غلطی کی حالت مین مرتا ہے

شخصی اور قومی اموات مین سے ایک کفر اور شرک کی حالت مین مرنا ہوتا ہے۔ اور ایک فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً موجلا۔ ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا۔ ومن یرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشاکرین۔ ع (آل عمران۔ رکوع ۱۵)
کوئی شخص بلا اذن آلہی نہین مرتا اور وہ ایک وقت مقرر ہے اور جو ثواب دنیا چاہتا ہے ہم اس کو وہی دیتے ہین اور جو ثواب آخرت چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہین اور ہم جلدی شکر گزارون کو بدلا دینے والے ہین۔ پھر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ موت تو مقدر ہے مگر باذن آلہی انسان زندگی کی حالت مین ثواب دنیا یا ثواب آخرت کا وارث ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی حالت مین مرتا ہے اور کوئی کسی حالت مین۔ زندگی کی حالت مین اختیار خداداد سے وہ نیکی یا بدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسی حالت مین اس کی موت ہوتی ہے۔ مگر ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ البقرہ۔ رکوع ۱۵۔ ان لوگون کو جو اللہ کے رستہ مین قتل ہو جائین۔ مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہین۔ لیکن تم شعور نہین کرتے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون۔ الخ آل عمران۔ رکوع ۱۷۔ ان لوگون کو جو اللہ کے رستہ مین قتل ہو جائین مردہ مت گمان کرو۔ بل اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی زندہ ہین ان کو رزق ملتا ہے۔ ان آیات سے بخوبی واضح ہے کہ موت فی سبیل اللہ حقیقی زندگی ہے کیونکہ یہ ایسی موت ہے کہ اس کے نیک ثمرات قائم رہتے ہین اور جیسا انسان یہان خوش و خورم ہوتا ہے وہی حالت خوشی اور خورمی کی اس کے ساتھ قائم رہتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ہان سے اس کو اور انعامات ملتے ہین۔ اس موت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ ضروری نہین کہ انسان جہاد مین مارا جائے بلکہ خواہ کسی طرح مارا جائے یا مرے۔ موت اس کی فی سبیل اللہ ہو یعنے اسلام کی حالت مین ہو یہی شہادت ہے۔ بیماری سے مرے۔ وبا کے جھونکے مین آ کر مرے۔ کسی کے مارنے سے مرے۔ مگر ایمانی حالت مین مرے۔ پس یہی شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون۔ والشہداء عند ربہم الخ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ وہی صدیق ہین اور وہی اللہ کے نزدیک شہید ہین۔ پس رتبہ شہادت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہین کہ موت کا کوئی ایسا وسیلہ تلاش کیا جائے کہ کسی کافر یا مشرک کے ہاتھ سے قتل ہو بلکہ اپنے ہر عقیدہ مین اور ہر فعل مین رضائے مولا کو مدنظر رکھے اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ اور عمل کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو۔ تو وہ اس کے لئے شہادت ہے یہ خیال جہالت کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام واللہ یعصمک من الناس کے وعدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوئے اور آپ کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اور سب مراتب تو آپ کو ملے مگر شہادت کا مرتبہ نہ ملا اور اس کے لئے آپکے نواسے کو شہید قائم کر کے وہ شہادت آپ کی طرف منسوب کی جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ لاریب شہید ہوئے۔ مگر حضور سرور کائنات کا خاتمہ بھی تو لا الہ الا اللہ کی شہادت پر ہوا۔ بلکہ ایسی شہادت تو کسی فرد بشر نے قائم کر کے نہین دکھائی اور نہ ممکن ہے۔ کیونکہ سب فضیلت کے مدارج آپ کی ذات مین کمال پر پہونچ چکے اور شہادت کا مرتبہ بھی اب صرف آپ ہی کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ پس آپ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہین شہادت کا مرتبہ نہین ملا سخت جہالت ہے بلکہ مین تو کہونگا کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے عقیدہ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایمانی موت کو شہادت قرار دیا ہے اسی لئے حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے کہ ایماندار شخص جو وبا کے جھونکے مین آ کر مر جاتا ہے وہ بھی شہید ہے وبا ایک عذابی موت ہوتی ہے پس جس طرح مومن جہاد کی لڑائیون مین مر کر جو کفار کے لئے عذاب کے رنگ مین پیش آتی تھین شہید کہلاتے اسی طرح جو مومن وبا سے مرے شہید ہے۔ ایمانی حالت پیدا کرو۔ پھر خواہ موت کسی طرح سے واقع ہو وہ شہادت ہے۔ البتہ یہ حالت پیدا کرنا بھی کچھ اپنے بس کی بات نہین اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ مین ایسے وسائل رکھ دئیے ہے کہ ایمان آزمایا جاتا ہے۔ ایک ہم کم نصیب ہین کہ اپنے اخلاق تک درست نہین کر سکتے اور ایک ایسے بھی ہین جنھون نے ایمان پر جان قربان کر دی۔ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا واقعہ کابل مین۔ وہ حضرت امام علیہ السلام سے وعدہ کر کے جاتے ہین کہ مین حتے الوسعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ وطن جاتے ہین تو ان کو اس عقیدہ کے باعث کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہین۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہین اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہین۔ کفر کا فتوے دیا جاتا ہے اور ان کو سنگساری سے قتل کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے قتل سے پیشتر ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان عقائد سے باز آ جاوین تو ان کو بڑے اعزاز سے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر وہ دین کے مقابلہ مین کسی قسم کی موت سے ہراسان نہین ہوتے اور سنگسار ہونے کو قبول کرتے ہین۔ کیا یہ شہادت نہین حقیقی شہادت یہی ہے اگر یہ شہادت نہین تو اور کوئی شہادت ہو ہی نہین سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان مین ثابت قدم رہین۔ آمین۔

قومی اموات کئی طرح سے واقع ہوتی ہین۔ وبا سے

زلازلے۔ مینہ اندہیری سے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن شریف نے شہادت دی ہے۔ کہ قومی اموات عموماً فسق وفجور کے باعث عذابی رنگ مین ہوتی ہین اور خصوصاً اس وقت جبکہ کوئی منذر من اللہ قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوا اور لوگ اس کی تکذیب کرین۔ کتاب اللہ مین قوم نوح۔ قوم عاد وثمود کا ذکر اور بعض دیگر اقوام کا ذکر پڑہو۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مرسلین کی تکذیب کے باعث قوم پر عذاب ضرور آتا ہے اور وبا سے۔ زلزلے سے یا مینہ اندہیری سے ہلاک کردئے جاتے ہین۔ اس زمانہ مین بھی دیکھو۔ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدائیت کے لئے مامور ہونے کا دعوےٰ کیا ہے بعد از تبلیغ اس نے انذار سنا دیا۔ لوگون نے تکذیب کی۔ آخر عذاب قومی مختلف رنگون مین ظہور پذیر ہوا۔ طاعون۔ زلزلہ قحط۔ سب عذاب کے نشانات ہین۔ یہ سب اس کے دعوے کے بعد اور اس کے انذار سنانے کے بعد ظاہر ہوئے۔ پس ضرور ہے کہ اس کی تکذیب کے باعث ہین۔ طاعون۔ زلزلہ۔ قحط ہمیشہ سے دنیا مین آتے رہتے ہین۔ مگر جن انبیاء و مرسلین کا ذکر قرآن شریف مین ہے۔ کیا ان سے پہلے یہ حادثے نہین ہوئے تھے ضرور ہوئے تھے۔ پس جن وجوہات سے اس وقت ان کو عذاب قرار دیا گیا اور ان کی تکذیب کا باعث ٹھیرایا گیا۔ انہی وجوہات سے یہ سب عذاب مین داخل ہین اور حضرت میرزا صاحب کی تکذیب کے باعث ہین۔ وہ کہتا ہے اور بڑے زور سے ندا کرتا ہے کہ اب بھی اگر لوگ فسق وفجور سے باز آجاوین اور میری تکذیب نہ کرین۔ استہزاء اور مذاق چھوڑ دین اور دشنام دہی سے پرہیز کرین تو یہ عذاب ٹل سکتے ہین۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک مین فرمایا ہے کہ اگر لوگ اپنے اعمال کو درست کرلین تو مجھے کیا پڑی کہ مین ان کو عذاب مین گرفتار کرون۔ پس اگر لوگون کو یہ یقین نہین آتا کہ یہ عذاب ان کی تکذیب کے باعث ہین۔ تو وہ نہین سے نسخہ پر عمل کرکے دیکھ لین۔ ان کا تو کچھ بگڑتا نہین بلکہ ان کا فائدہ ہے اور ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا ارشاد خداوندی ہے۔ یہ غلط نہین ہو سکتا پس جب یہ ارشاد خداوندی ہے اور ایک مرسل من اللہ بھی موجود ہو تو اب کیونکر شک ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کاذب ہے۔ دنیا نے طاعون زلزلون اور قحط کو عذاب تسلیم کیا ہے اور قرآن شریف نے بھی یہی شہادت دی ہے۔ کہ اس قسم کی قومی موتین عذاب ہوتی ہین۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ جب تک ہم اپنے کسی بندہ کے ذریعہ حجت قائم نہ کرلین۔ ہم عذاب نہین بھیجا کرتے تو پس اس وقت جب ایک شخص دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ مین اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہون اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے تو اب

اس کی صداقت مین ہرگز شک نہین ہو سکتا۔ اس مسئلہ پر مختلف پہلوؤن سے آئے دن بحث رہتی ہے۔ اس لئے اس پر زیادہ خامہ فرسائی کرنا محض مضمون کو طول دینا ہے۔

اب ایک بات یہ سوچنے کے قابل رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے موت انسان کے ساتھ کیون لگا دی ہے۔ مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک دفعہ یہ فلسفیانہ جواب دیا تھا۔ کہ ہر ایک چیز چاہتی ہے۔ کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسی طرح مین بھی لا انتہا بن جاوٴن۔ پھر جب وہ بڑہنا چاہتی ہے اور اپنی حد سے بڑہنے لگتی ہے تو اس کی زیادتی کو نابود کیا جاتا ہے اور اس کے صرف وہی اجزا باقی رکھے جاتے ہین۔ جو اس کی تخم ریزی کے لئے باقی رہ سکین۔ تاکہ اس کا نام ونشان دنیا سے نابود نہ ہو جائے۔ یہ جواب عجیب اور قابل قدر جواب ہے، مگر قرآن شریف نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کُلُّ نفسٍ ذائقة الموت ط ونبلوکم بالشرّ والخیر فتنة ط والینا ترجعونَ۔ (الانبیاء۔ رکوع ۳)

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم تمہین (تمہاری) شر اور خیر سے جو ایک فتنہ ہے۔ آزمائین گے اور تم نے ہماری جانب ہی رجوع کرنا ہے۔ مین نے تمہاری شر اور خیر اس واسطے کہا کہ اللہ تعالےٰ تو پاک اور مقدس ہے اور عین خیر ہی خیر ہے۔ اس کے لئے کوئی شر نہین ہو سکتی۔ پس خیر و شر ہمارے ہی واسطے ہے اور اس مین ایک آزمائش مقصود ہے، اللہ تعالیٰ کو ایسی باتون کی ضرورت نہین۔ کیونکہ وہ احتیاج سے بری ہے۔ مگر اس نے اپنی مرضی سے ایسا قانون رکھا ہے اس مین کسی کو چون وچرا کہنے کا حق نہین۔ بچے جوان بوڑھے مرتے ہین۔ انسان اس سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ دوسرے کی موت کو دیکھ کر اپنے لئے سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کو ہمدردی۔ محبت۔ الفت دکہانے کا موقعہ ملتا ہے اور دنیا کی ناپائداری کیطرف غور کرکے اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کا فکر ہوتا ہے۔ اس کے قریبی رشتہ دارون کو ان مشترکہ فوائد کے علاوہ صبر کا سبق ملتا ہے اور دوستون ہمسایون کی ہمدردی کے موازنہ کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے وہ اپنے لئے کئی نوع کے سبق حاصل کرسکتے ہین۔ جو شخص دوسرے کی موت کو دیکھ کر کوئی عبرت نہین پکڑتا اور اس سے کوئی سبق نہین سیکھتا وہ خسارہ اٹھانے والا ہے۔

دوسرا جواب قرآن شریف نے یہ دیا ہے۔ خلق الموۃ والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) موت اور حیات اس لئے لگا دی ہے۔ تا دیکھے کہ تم مین سے نیک اعمال کون کرتا ہے۔ پہلے جواب مین بچون جوانون بوڑہون سب کی موت آجاتی ہے۔ مگر اس جواب مین صرف ان کی موت مدنظر ہے۔ جو ذی عقل اور ہوش سنبھال گئے ہین وہ نیک و بد مین تمیز کرنے کا مادہ رکھتے ہین۔ ان مین نیک و بد تمیز کرنے کی قوت کا ہونا اس امر واقعی کی شہادت ہے، کہ وہ اس کے ذمہ دار ہین۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے۔ گو سوشیل انتظام قائم رکھنے کے لئے یہان بھی قانون بنے ہوئے ہین اور ان کی خلاف ورزی سے سزائین ملتی ہین اور ان پر عمل کرنے سے بہت اوقات انعامات بھی ملتے ہین مگر اس کا فیصلہ کون کر سکتا ہے کہ وہ قانون حقیقی ہین اور وہ سزائین حقیقی ہین اور پھر جو درپردہ بدیان اور شرارتین ہوتی ہین۔ ان کا انسداد کچھ نہین وہ واضعان قانون کے علم مین نہین آتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دنیا تو ایک فریب کی ٹٹی ہے اور حقیقت ضرور کسی اور وقت کھلے گی اور وہ موت کے بعد کا وقت ہے پس ضرور یہان کے افعال کی پرسش موت کے بعد ہوگی اور ان کے مطابق انسان جزا اور سزا بھگتے گا اور یہ سچ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حیات اور موت اسی لئے پیدا کی ہے تاکہ دیکھے کہ نیک اعمال کون بجالاتا ہے۔

مینے پیشتر بیان کیا ہے۔ کہ ایک موت ہے، جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندگی ہے۔ پس عقلمند انسان کو بھی موت حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ شہادت کی موت ہے۔ یعنے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر موت ہو۔ یاایّھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرّسول اذا دعاکم لما یحییکم اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو۔ اللہ اور اس کے رسُول کی بات سنو۔ جب وہ تمہین اس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہین زندگی بخشے۔ یہ روحانی زندگی ہے۔ اس مین جب تم مر بھی جاوٴگے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک زندہ ہوگے۔ ثواب پاوٴگے طرح طرح کی نعمتین پاوٴگے۔ خوش وخرم رہوگے اور کبھی بھی اس حالت سے نہین گروگے۔ وہ رسول جس کو یہ خطاب کیا گیا ہے۔ دنیا مین بجسم عنصری موجود نہین۔ مگر وہ زندہ رسول ہے۔ کیونکہ اس کے انوار و برکات قیامت تک قائم رہنے والے ہین۔ اس کی تعلیم پر چل کر جو اللہ تعالیٰ سے حاصل کرکے اس نے دنیا مین قائم کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے خلیفے مبعوث ہوتے رہین گے۔ وہ اس کا بروز ہین اور اسی تعلیم کو پھیلانیوالے ہین اور ایک معنون مین ان کی تعلیم اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اس وقت بھی ایسا ہی ایک خلیفہ موجود ہے۔ جو بروز

ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ۔ اس کی تعلیم گویا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے ۔ پس اگر حیات ابدی چاہتے ہو ۔ وہ حیات چاہتے ہو ۔ کہ جس میں خیر ہی خیر ہے اور شر کا نام نہیں اور وہ حیات چاہتے ہو ۔ جو کبھی منقطع ہونے والی نہیں ۔ تو اس حکم خداوندی کے ماتحت ہو جاؤ ۔ اس کی آواز کو سنو اسکی تعلیم پر کاربند ہو جاؤ ۔ باقی سب رستے نجات کے بند ہیں ۔

میرا مضمون ختم ہو چکا اور میں امید کرتا ہوں کہ مختصر اپنے موت کے سب پہلوؤں پر بحث کر دی ہے ۔ مگر ایک بات اور عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ وہ یہ کہ مضمون نویسی اور اس کے سننے سے صرف یہ مدعا مد نظر نہیں ہونا چاہیئے ۔ کہ ایک نے سنایا اور دوسرے نے سن لیا اور بس ۔ بلکہ اپنے خیالات میں اور اعمال میں ترقی کرنی چاہیئے ۔ ہر بات قدم آگے بڑھانا چاہیئے ۔ محض یہ خیال کرنا اور کہدینا کافی نہیں ۔ کہ میں جس لائق ہوں ۔ وہ کر رہا ہوں ۔ بلکہ ہمیشہ زیادہ لائق بننے اور زیادت لیاقت کے کام کرنے کے سعی کرنی چاہیئے ۔ یہ کوئی شخص خیال نہیں کر سکتا ۔ کہ اب سعی کی حد اس کے واسطے ہو چکی ۔ بلکہ جو شخص نیکی کے پہلو کو اختیار کرے ۔ اس کو لازم ہے کہ نظر اوپر کی جانب رکھے اور ترقی میں کوشان رہے ۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے ۔ ولا تدع مع اللہ الٰھاً اخر ۔ لا الٰہ الا ھو کل شئ ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون ۔ القصص ۔ رکوع ۹ ۔
اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر ۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ اس کی ذات کے سوا سب چیزیں ہلاک ہونیوالی ہیں ۔ حکم اسی کا ہے ۔ اور اسی کی طرف تم نے لوٹنا ہے ۔ عبادت کے لائق وہی ذات پاک ہے ۔ اس کے سوائے سب چیزیں ہلاک ہونے والی ہیں ۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق نہیں پس اور کسی پر بھروسہ نہ کرو ۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ دو اور ہر حالت میں اسکی رضا کو مقدم کرو ۔ اللہ تعالے ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی رضا پر چلنے والے ہوں ۔

مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محرم کا مہینہ ہے اور مرثیے بہت پڑھے جا رہے ہیں
یہ مرثیہ بھی موجب دلچسپی ناظرین ہوگا ۔

جب حضرت عیسیٰ نے کیا کوچ جہاں سے
اور داخل جنت ہوئے وہ عزت و شان سے
ممتاز ہوئے رحمت و انعام نہان سے
جاری تھی یہ آواز فرشتوں کی زبان سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
تبلیغ کو پورا کیا اور مر گئے عیسیٰ
مریم کا پسر عیسیٰ نبی صاحب انجیل
مامور خدا از رہ نما مہبط جبریل
مشغول شب و روز بہ تسبیح و بہ تہلیل
مبعوث ہوئے حق سے پئے قوم اسرائیل
افسوس کہ اس قوم سے دو فرقے بدنے
از حدود و رنج اس کہ عدوان احدنے
توریت میں لکھا ہے جو لکڑی پہ مریگا
ملعون ہے فاسق وہ جہنم میں گریگا
اور جھوٹا نبی قتل کی تکلیف سہیگا ۔
اللہ اسے داخل جنت نہ کریگا
ملعون کو فاسق کو کبھی رفع نہ ہوگا
دوزخ کا عذاب اوس سے کبھی دفع نہ ہوگا
کم بختوں نے اس زعم سے عیسیٰ کو ستایا
مظلوم پہ الزام بغاوت کا لگایا
منصوبے سے کئے رنج دے قید کرایا
مظلوم نے بصد عجز سخن لب پہ یہ لایا
مولا تو مجھے موت صلیبی سے بچانا
نبیوں کی طرح اپنی طرف مجھ کو اٹھانا
آئی یہ ندا اے میرے پیارے میرے عیسیٰ
ان سے تو فکر نہ کر فکر تو اصلا
یعنے تو نہ مردودوں کے مارے سے مریگا
ہم خود طبعی موت سے ماریں تو ہے زیبا
پر تجھ سے ابھی کام بہت لینگے پیارے
جب ماریں گے تب رفع تجھے دینگے پیارے
جب کان میں آئی یہ ندا دلکش و پیاری
بس سنتے ہی خوش ہو گیا وہ عاشق باری
اور عجز سے سجدہ میں جھکا وہ [illegible] باری
بار [illegible] جمع ہوا شیخ پہ فرقہ ناری
جس وقت کہ مظلوم کو زندان سے نکالا
وہ ظلم کئے جس سے زمین تھی تہ و بالا
مردودوں نے مظلوم کو بیکس کو ستایا
ملعون کہا جبر کیا رحم نہ کھایا
پہلے مردودوں نے بیرحمی سے لکڑی پہ چڑھایا
خالق نے مگر موت صلیبی سے بچایا
گو جسموں سے منہ کفار نے تن چھید کیا تھا
رحمن نے مگر قتل سے محفوظ کیا تھا
القصہ بہ فضل و کرم خالق یکتا
کفار کے حملوں سے بچے حضرت عیسیٰ
زخموں پہ لگایا جو گیا مرہم عیسیٰ
اچھے ہوئے سب زخم تو پھر حکم یہ پہنچا
کشمیر میں اب جاؤ کرو حکم خدا کا
اس فرقہ وہاں راہ تیری تکتے ہیں پیارے
تم جاؤ کہ وہ یاں نہیں آسکتے ہیں پیارے
یہ سنتے ہی باندھی کمر ہمت مردان
ہمراہ لیا ماں کو کیا سفر کا سامان
اللہ کی عنایت سے باعزت و باشان
کشمیر میں آکے پئے تبلیغ نمایان
پہنچا کے احکام خدا غزنہ دس تک
زندہ رہے بس ایک سو تین برس تک
(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

عـ ۱۲۶ عقیقہ کی نسبت سوال ہوا ۔ کہ کس دن کرنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ ساتویں دن ۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر حسب خدا توفیق دے ۔ ایک روایت میں ہے ۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ چالیس سال کی عمر میں کیا تھا ۔ ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہیئے جب تک قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہوں

عـ ۱۲۷ پیل پایوں کے بیچ میں کھڑے ہونے کا ذکر کیا ۔ کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں ۔ فرمایا اضطراری حالت میں تو سب جائز ہے ۔ ایسی باتوں کا چنداں خیال نہیں کرنا چاہیئے ۔ اصل بات تو یہ ہے ۔ کہ خدا کی رضا مندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے ۔ ان باتوں کی طرف کوئی خیال نہیں کرتا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

(وتعاونوا علی البر والتقویٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے [illegible] کے جلسہ سالانہ اور پھر [illegible] کے سالانہ جلسہ میں تحریک کی گئی مگر اثنائے سال گذشتہ میں کوئی تحریک منجانب منتظمین بعض وجوہات کے سبب سے نہیں ہو سکی جس میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ تعمیر مسجد کا کام مقدم تھا جو احباب گذشتہ [illegible] میں کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ میں تشریف رکھتے تھے [illegible] وضاحت کے ساتھ یہ ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ اب عمارت مدرسہ کا جلدی باہر شروع ہو جانا از بس ضروری ہے چنانچہ سب احباب [illegible] اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کیونکہ بہت سی احمدی انجمنوں [illegible] پریذیڈنٹ و سکرٹری صاحبان اس کانفرنس میں شامل تھے [illegible] لہذا ان وجوہات کے اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مگر اتنا عرض کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مجلس معتمدین نے انہی وجوہات کی بنا پر اس امر کو ضروری کہا ہے۔ کہ عمارت کا کام مارچ میں شروع ہو جانا چاہیئے اور مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں مجلس کی طرف سے جناب کی خدمت میں چندہ کے لئے چند تجاویز پیش کروں اور اسی مجلس کی طرف سے جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ان کاموں کے سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا ہے یہ عرض کروں کہ آپ اپنی پوری ہمت اور مستعدی سے ان امور پر خود توجہ کریں اور اپنے احباب کو توجہ دلائیں اور ان کو بہت جلد عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

بذریعہ بجٹ اخراجات یہ بات جناب کے علم میں آچکی ہے کہ اس سال کے لئے مجلس معتمدین نے پینتیس ہزار روپیہ عمارت مدرسہ بورڈنگ ہوس پر خرچ کرنا منظور کیا ہے۔ اور اس قدر میں اب عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اس پینتیس ہزار میں سے مجلس کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری رقم جمع کرنی ہے اور اس کے لئے مجلس خدا کے فضل پر بھروسہ کرتی ہے اور آپ صاحبان کی ہمت اور دین کے لئے جوش اور سرگرمی کو دیکھ کر یقین واثق رکھتی ہے۔ کہ اس رقم کا جمع ہو جانا کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے۔ اگر انجمنوں کا پورا انتظام ہوتا اور کل ممبران کے نام باقاعدہ رجسٹرات میں لکھے ہوتے۔ تو میں اس وقت بجائے [illegible] پینتیس ہزار نہیں دو لاکھ کے لئے تحریک کرتا مگر چونکہ ابھی تک یہ انتظام ناقص ہے اس لئے ابھی تک انہی چند احباب تک یہ تجاویز محدود رہینگی۔ جن کا ہمیں علم ہے مگر جہاں تک میرا تجربہ بتاتا ہے ایسے احباب کی تعداد بھی تھوڑی نہیں اور اسی تعداد کو مدنظر رکھ کر میں ساری جماعت میں چالیس ہزار روپیہ چندہ کے لئے تحریک کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں جنکو اس سلسلہ سے تعلق ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر پوری توجہ فرما کر اس روپیہ کو اختتام سال سے پہلے پہلے [illegible] سے اندر فراہم کریں۔

[illegible] اگر یہ تجویز پیش کرتا کہ ہمارے تمام احباب ایک ایک [illegible] آمد یا تنخواہ اس چندہ میں دیدیں تو مناسب ہوتا [illegible] بھی جو محض قومیت کے لئے اور دنیوی بہبودی اور اغراض کو مدنظر رکھ کر جوش کا کام کرتے ہیں۔ اس قسم کے مطالبات بزرگوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور وہ پورے بھی ہوتے [illegible] یہ مطالبہ اس قوم سے کیا جاوے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور جو اپنے مولا کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے مال ہی نہیں بلکہ جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اکثر حصہ اس جماعت کا جیسا کہ الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے غرباء میں سے ہے اور علاوہ ازیں مستقل طور پر جس قدر چندہ خدمت دین کے مختلف پہلوؤں میں ہماری قوم دیتی ہے اس کی نظیر دوسری قوموں میں کم ہے اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مستقل [illegible] چندوں میں کسی قسم کا فرق نہ آوے اسلئے بھی میں اس مطالبہ کو کسی قدر ہلکا کر کے پیش کرتا ہوں۔ میری درخواست جس کو میں آپ صاحبان کی خدمت میں غور کے لئے اور عمل میں لانے کے لئے پیش کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ جو احباب پچاس روپے ماہوار یا اس سے زیادہ آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کا نصف اور جو اس سے کم آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کی ایک تہائی تعمیر مدرسہ کے لئے دیں اور اس رقم کو بھی اس طرح ہلکا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو احباب کافی گنجائش یا وسعت نہیں رکھتے وہ اس رقم کو دو قسطوں میں یا تین قسطوں یا زیادہ سے زیادہ چار قسطوں میں ادا کر دیں اور اس طرح اگر پہلی قسط فروری کے اخیر یا مارچ کے شروع میں وصول ہو جائے۔ تو کل روپیہ جون تک یعنی پہلی ششماہی کے اندر اندر وصول ہو سکتا ہے میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ ہزار آدمی ہمارے اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ [illegible] جن تک ہماری یہ تحریک پہنچ سکتی ہے اور اگر ان بارہ ہزار آدمیوں کی اوسط آمد دس روپے ماہوار بھی لی جاوے اور یقیناً اس سے کم اوسط نہیں ہو سکتی تو کل آمد کی ایک تہائی چالیس ہزار روپیہ ہوتی ہے اسی بنا پر میں نے چالیس ہزار روپے کے لئے یہ تحریک کی ہے گو میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پورا عمل ہو تو اس سے بہت زیادہ روپیہ آسکتا ہے جو محض نہیں بلکہ کالج کی عمارت اور کالج کے اخراجات کے چلانے کے لئے بھی کافی ہو۔

اس تجویز کے علاوہ میں ایک تجویز بھی پیش کرنی چاہتا ہوں۔ جسکی غرض یہ ہے کہ اس وقت جس قدر زیادہ چندہ وصول ہو سکے اسی قدر سہولت اور کم خرچی عمارت کے بنانے میں ہوگی وہ تجویز یہ ہے۔ کہ جو احباب اپنا کچھ روپیہ جمع رکھتے ہیں وہ مدرسہ کی زمین پر اپنے اپنے خرچ سے ایک یا ایک سے زیادہ جیسی استطاعت ہو کمرہ بنوائیں اور یہ تمام کمرے مدرسہ کے پاس کرایہ پر رہیں پھر جب خدا تعالیٰ اس قدر روپیہ اس فنڈ میں بہم پہنچادے کہ اصل لاگت ان کمروں کی مالکوں کو واپس دیجاوے اسوقت مدرسہ کی ملکیت میں آجاویں۔ اس کے لئے میں اس وقت کوئی صحیح تخمینہ نہیں کر سکتا کہ کس قدر خرچ ایک کمرہ پر ہوگا مگر غالباً چھوٹے کمروں پر فی کمرہ بارہ سو روپیہ اور بڑے کمروں پر فی کمرہ ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ جن کا کرایہ علی الترتیب چھ روپیہ اور دس روپیہ ماہوار ہوگا۔ اگر خرچ کم یا زیادہ ہوا تو اسی نسبت سے کرایہ بھی کم یا زیادہ ہوگا۔ جو احباب چاہیں ان کو یہ بھی اختیار ہے کہ دو یا تین دوست ملکر ایک کمرہ بنوا دیں چونکہ یہ انجمن ایک [illegible] ہے اس لئے ہر قسم کا باقاعدہ معاہدہ ایسے معاملات میں کر سکتی ہے اور جو احباب اس طرح روپیہ صرف کریں گے ان کو علاوہ منفعت حاصل ہونے کے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک دینی کام میں مدد ہوگی اور وہ مستحق ثواب ہوں گے اور ان کا روپیہ ایک طرح کی جگہ جمع بھی پڑا رہیگا جسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کا خطرہ نہیں [illegible] جو احباب ایسے طور پر اپنے سرمایہ کو لگانا چاہیں وہ [illegible] خط و کتابت کریں اور اگر کوئی شرائط اپنی طرف سے پیش کرنا چاہیں۔ تو وہ بھی تحریر فرماویں مجلس ایسی شرائط پر [illegible] غور کرنے کو اور اس تجویز سے فائدہ اٹھانے اور اپنے احباب کو فائدہ پہنچانے کو طیار ہے۔

اس تحریک سے پہلے بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جماعت غریب اور کمزور ہے اس لئے زیادہ روپیہ کی تحریک نہیں ہونی چاہیئے اور دوسری طرف قحط بھی ہے جس نے [illegible] تحریک کرنے میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھا ہے

اس لئے ایک طرف اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ جن احباب کی معاش زمینداره پر ہے وہ شائد فی الفور کچھ نہ دیکین یہ تجویز کی ہے کہ ادائگی اقساط سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جون تک بہرحال فصل نکل آئیگی دوسری طرف جماعت کی عام غربت اور مالی کمزوری کو مدنظر رکھکر یہ تجویز پیش کی ہے کہ تھوڑی آمدنی والوں سے صرف ماہوار آمد کی ایک تہائی لی جاوے جو سال کی آمد کا قریباً چالیسواں حصہ ہوتی ہے اور یہ بوجھ ایک ایسی قوم کے لئے جس نے دین کو دُنیا پر مُقدم کرنے کا عہد کیا ہے کچھ زیادہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص اگر تیس روپے ماہوار آمد رکھتا ہے تو اس نے صرف دس روپے ادا کرنے ہیں اور وہ بھی اسے اختیار ہو کہ دو یا تین ماہوار قسطوں میں ادا کر دے۔ میں نہیں کہتا کہ کوئی شخص بلا تکلیف اُٹھانے کے یہ کام کر سکتا ہے مگر کیا آپ لوگ خیال کرتے ہیں کہ دین کے کام بغیر تکلیف اُٹھانے کے ہو جایا کرتے ہیں جس دین نے کامیابی حاصل کی ہے وہ اپنے چلانے والوں کی تکالیف سے حاصل کی ہے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی راہ میں اپنے پیارے وطن اور گھر نہیں چھوڑے تھے؟ املاک اور جائیداد کو الوداع نہیں کہا تھا؟ دوستوں اور رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو گئے تھے؟ اور سب سے بڑھکر اپنی جانیں اس راہ میں قربان نہیں کر دی تھیں؟ پھر کیا ایک قوم کے لئے جو "آخرین منہم" کا مصداق اپنے آپکو یقین کرتی ہے یہ شرم کا مقام نہ ہوگا کہ ادنیٰ سی مالی خدمت سے بھی جھجکے؟ جس طرح اللہ تعالےٰ کا صحابہؓ سے وعدہ تھا کہ میں تم کو غالب کرونگا اسی طرح یہاں بھی وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ پس جس طرح اُن مقدسوں نے دین کی راہ میں تکالیف اُٹھائیں تا کہ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا اسی طرح اس قوم کو تکالیف اُٹھانی ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے؟ اس میں شک نہیں کہ تلوار سے جہاد کو موقوف کیا گیا ہے۔ مگر محض جہاد جو دین کی راہ میں کوشش کا نام ہے قیامت تک رہیگا کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہوگا کہ دوسری قومیں تو دنیا کے لئے بڑے بڑے جہاد کریں اور ہماری قوم دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کے بعد دین میں اس قدر کوشش بھی نہ کرے؟ میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپکا دین لوگوں کی دُنیا پر غالب آوے تو اپنے دین کے لئے اس سے بڑھکر کوشش کرو جس قدر لوگ دُنیا کے لئے کر رہے ہیں آپ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں مگر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تھوڑی سی کوشش میں اس قدر برکت ڈالیگا۔ کہ آپکے دین کو دُنیا پر پھیلا دیگا۔ مگر پھر وہ تھوڑی کوشش بھی تو ہونی چاہیئے۔

میں نے جو مطالبہ آپسے کیا ہے میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں اور شائد اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسا وقت بھی ہو۔ جب آپسے اس سے بڑھ بڑھ کر مطالبے کئے جاویں کیونکہ دین کا پھیلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مگر یہ تھوڑی خدمت آپ کو بڑی بڑی خدمات کے لئے تیار کر دیگی ایک مہینہ کی آمدنی کا تیسرا یا نصف حصہ۔ وہ بھی اقساط سے کیا چیز ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا گذارہ اس طرح نہیں چلیگا؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے بہت سی مُصیبتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور انسان ان کو چار و ناچار طوعاً و کرہاً برداشت کرتا ہی ہے قحط پڑتا ہے بیماریاں آتی ہیں۔ انسان مقدموں میں مبتلا ہو جاتا ہے ان سب حالات کے نیچے آخر گذارہ چلتا ہی ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی مُصیبت کو خدا کے لئے اپنے اوپر آپ وارد کر لیا جاوے تو کونسی مشکل ہے۔ ہاں اگر مشکل ہے تو اس بات کا سمجھ میں آنا مشکل ہے کہ خدا کے لئے کوئی کام کس طرح کیا جا سکتا ہے سو خدا کے فضل سے میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی قوم نے اس کو سمجھ لیا ہے اور مجھے اس بات پر زور دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے صرف میں اتنا عرض کرونگا کہ جب خدا کی بھیجی ہوئی ہزارہا تکالیف انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں اور جب انسان انکو صبر سے برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ کا وعدہ دیتا ہے۔ تو یہ کس قدر اس کی خوشنودی کا موجب ہوگا کہ ایک اس کا بندہ اس پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے وعدوں کو سچا جانتا ہوا ایک تکلیف کو اپنے اوپر محض اس لئے وارد کرے کہ وہ اسی کی راہ میں ہے یہی فعل تو صحابہؓ کا تھا جس پر انکو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی پاک سند عطا ہوئی ورنہ کیا لڑائیوں میں ہزاروں انسان مارے نہیں جاتے؟ گھروں سے نکالے نہیں جاتے ایک دوسرے کے ہاتھ سے دکھ اور ایذائیں نہیں اُٹھاتے؟ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر خوش قسمت ہے وہ جو خدا کی راہ میں خود تکالیف کو برداشت کرے اور محض اس لئے کہ خدا کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو دیکھو بعض وقت انسان محض اپنی خوشی کے لئے ہی یا اپنے چند دوستوں کی خوشی کیلئے بھی بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے جیسے بیاہ شادی یا اور خوشی کے موقعوں پر پھر کیا خدا کی خوشنودی کیلئے یہ تھوڑا سا مال خرچ کرنے میں دریغ کرو گے؟ میں ہرگز ایسا خیال نہیں کرتا۔ انسان اپنی دنیا کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ پس کیا تم اپنی عاقبت کے لئے ایک چھوٹی سی رقم بچانے کے لئے تیار نہ ہو گے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ تیار ہوں گے۔ اور اس کام کو اولوالعزمی اور ہمت سے کر دکھائیں گے انسان اپنی رہائش کے لئے یا اپنی اولاد یا بیوی کی آسائش کے لئے کتنا روپیہ مکانوں پر خرچ کر دیتا ہے اور پاس نہ ہو تو قرض لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو مضطر قرار دیکر سود پر روپیہ لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا دین کے لئے ابھی مضطر ہونے کا وقت نہیں آیا؟ اور اگر یہ وقت امامؑ کی موجودگی میں نہ آیا تو کب آئیگا؟ میں نہیں کہتا کہ تم اس قدر مضطر ہو جاؤ کہ سود پر روپیہ لیکر دو مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اس قدر مضطر ہونا ضروری ہے کہ اپنے اوپر تھوڑی سی تکلیف وارد کرکے اور اپنی آمد میں سے ایک حصہ بچا کر خدا کی راہ میں کچھ دیں۔

ایک بات میں اور کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شائد کسی دوست کے دل میں یہ خیال آوے۔ کہ مدرسہ کی عمارت کا بنوانا کوئی دینی امر نہیں۔ سو اے میرے دوستو! اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا نے تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنے دین کی اشاعت کے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا مدرسہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی تحریک خود بخود ہمارے پاک امام کے دل میں پیدا ہوئی اور اسی نے اس مدرسہ کو اپنے سلسلہ کی ایک بڑی بھاری اور ضروری شاخ قرار دیا اس سے بڑھکر آپ لوگوں کو کسی دلیل کی حاجت نہیں ہو سکتی کہ واقعی جو کچھ مدرسہ پر خرچ ہو رہا ہے یا ہو گا۔ یہ بھی منشائے الٰہی اسی کے دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ خدا نے اس وقت انہی ذرائع کو پسند کیا ہے سو من انصاری الی اللہ کی ندا کے جواب میں تم ان راہوں میں مدد کرتے جاؤ۔ جو خدا کے مامور نے تمہارے لئے تجویز کی ہیں اور اس بات پر یقین رکھو۔ کہ یہی ذرائع اس سلسلہ کے پھیلانے کے ہو جاویں گے۔ علاوہ بریں ہر ایک دانشمند اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ بڑی چیز جو انسان کی زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے وہ اس کی ابتدائی تربیت ہے۔ پس یہ مدرسہ جو تمہارے بچوں کو دین اور دنیا دونوں کے لئے تیار کرتا ہے اس سلسلہ کیلئے اس کا قیام اور اس کی ترقی نہایت ضروری امور ہو گئے ہیں توسیع مکان کی ضرورت کو آپ سب صاحبان محسوس کر چکے ہیں۔ اور خود وحی الٰہی وسّع مکانک اسی کی متقاضی ہو۔ مدرسہ کے باہر بن جانے سے موجودہ مکانات مدرسہ مہمانوں

کی ضروریات کے لئے فارغ ہو جائیگا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ منتظمین نے ہر طرح سے سخت ضرورتوں کو محسوس کر کے آخر یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی ہو۔

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں یہ درخواست انجمنوں کی خدمت میں پہونچے وہاں ذمہ وار عہدہ داران فی الفور نہائیت ضروری طور پر اپنی اپنی انجمنوں کو ایسے وقت اور موقعہ پر جمع کریں۔ جہاں حتے الوسع سب احباب شامل ہو سکیں اور خاص طور پر سب احباب کی خدمت میں شمولیت کے لئے عرض کریں اور اس تجویز کو پڑھ کر سنا دیں اور اولوالعزم احباب خود بھی تحریک کریں اور نمونہ قائم کریں تاکہ دوسرے احباب میں بھی دینے کے لئے وہی ہمت اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کام کو اس قدر ضبط کے ساتھ اور پابندی سے کریں اور آخر تک نبھائیں کہ دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو۔ جہاں انجمنیں نہ ہوں وہاں جس دوست کی خدمت میں یہ تحریک پہونچے۔ وہ دوسرے دوستوں کو اکٹھا کریں اور ان تجاویز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں سب انجمنیں اور دوست خوب غور کریں اور جو تجاویز ان کی رائے میں اس رقم کے فراہم کرنے کے لئے ضروری ہوں اُن پر عمل کریں۔ اور اگر کوئی نئی تجویز کسی انجمن یا کسی دوست کی رائے میں مفید ہو تو اس سے خاکسار راقم کو بھی مطلع کریں تاکہ اس کا عام اعلان کر کے دیگر احباب اور انجمنوں کو بھی اطلاع دیجاوے۔

میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا ہے اس کام کو بہت جلدی شروع کیا جاوے اور کوشش کی جاوے کہ آخر فروری یا شروع مارچ میں پہلی قسط چندہ کی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام پہنچ جاوے۔ میری یہ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں وہ سچا جوش اور ہمدردی پیدا کرے جو برکت کا موجب ہو۔ اور ان کے دلوں میں ایسا ت کو ڈالے کہ سلسلہ کو جو تکلیف ہے۔ وہ اسی طرح رفع ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد اس تکلیف کو بحصہ رسدی اپنے اُوپر بانٹ لیں۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء

بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد

بہتر ہوگا کہ انڈیا کا ایک بڑا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر ایک خیالی بحری سفر انڈیا کا اس طرح کا کرو کہ باسٹھویں نصف النہار سے اپنا سفر شروع کرو اور تقریباً چار سو میل بلوچستان کے بیچستانی مکران کے کنارہ پر سفر کر کے دریائے سندھ کے دہانے پر آئینگے۔ تو ہم برٹش انڈیا کی سرحد پر پہونچیں گے اور کیپ مونز مدس سے گذر کر ہم کراچی کے محاذی رہینگے۔ جو ملک سندھ کا بندرگاہ ہے اور یہیں سے یورپ کو پنجاب کا بہت غلہ جاتا ہے۔ دریائے سندھ کے دہانوں کو چھوڑ کر کچھ اور کاٹھیاواڑ کے جزیرہ نمائیوں کے گرد ہوتے ہوئے خلیج کمبی کے دہانہ پر پہونچیں گے اور انڈیا کی بڑی چوکھٹ پر آئیں گے یعنی بمبئی کے شاہانہ شہر میں ساحل پر بہت سی چھوٹی چھوٹی خلیجیں ملیں گی۔ اب ٹھیک جنوب کیطرف پھریں گے اور گوا میں پرتگیزوں کا پھریرا پھرتے ہوئے دیکھیں گے جو اب تک انڈیا میں ایک پرگنہ کے برابر حکمرانی کرتے ہیں پھر یہاں سے ہمارا سفر ساحل مالابار پر شروع ہوگا جسکے دلانے ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ بحری قزاقوں کی سمندر اور بحر عرب میں کمین گاہ تھے۔ ساحل ٹراونکور پر سے گذر کر جو ایک ہندوستانی ریاست ہے راس کوزس میں پہونچینگے یہ انڈیا کا منتہا جنوب ہے۔ اب ہم خط استوا سے ۸ درجہ کے اندر ہیں اور جب سے سفر شروع کیا ہے ۱۶ درجہ عرض بلد کے طے کئے ہیں اب شمال مشرق کیطرف خلیج منار میں چلتے ہیں اور لنکا (سیلون) یا سراندیپ چھوڑ جاتے ہیں اور اکساؤ پاک سے بحر ہند میں داخل ہوتے ہیں اور ساحل کورومنڈل پر اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔ پونڈیچیری سے جہاں اب تک ڈیوپلے کی یادگاریں موجود ہیں مدراس میں آتے ہیں جو ایشیا میں اہل یورپ کی سلطنت کی پرورش گاہ ہے۔ پھر کسلی پٹم کے مقابل خلیج بنگالہ میں داخل ہوتے ہیں اور مدراس کی پریسیڈنسی کو چھوڑتے ہیں اور گنگا کے دہانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں سے کلکتہ میں آتے ہیں جو انگریزوں کی ایک تعجب خیز تجارتگاہ اور حیرت انگیز دارالسلطنت ہے

یہ بیان تو خاص انڈیا کا یعنے ہندوستان کا ہوا جسکی حدود ابوالفضل کی لکھی ہوئی اوپر بیان ہوئی ہیں۔ اب ہم پھر جہاز میں بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب خلیج اراکان سے گذرتے ہوئے راس نگرس تک چلے۔ اور گوشہ مشرق سے گذر کر خلیج مرتبان میں داخل ہوئے اور نیچے تناسرم کے کنارہ پر چلکر پوائنٹ وکٹوریا تک پہونچے۔ پس یہاں ہمارا بحری سفر ختم ہوا۔ اس سفر میں ہمنے ساحل بحری ۵ ہزار میل طے کیا ہم منطقہ حارہ سے باہر سفر شروع کیا اور خط استوا کے حلقہ میں پہونچے اور شمال کیطرف چلکر پھر منطقہ حارہ کی سرحد بوسی کرنے لگے۔ اور خط استوا کے جنوب میں دس درجہ سفر کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بحری سفر سے کل انڈین ایمپائر یعنی انڈیا کی سلطنت عظیم کا ہے بلکہ یہ سفر مکران سے پوائنٹ وکٹوریا تک برٹش ایمپائر کا نصف طواف ہے۔

بری سرحد

اب بری سرحد پر سفر کرو پہلے بحری لمبا سفر منطقہ حارہ کے عرض بلد پر محدود تھا۔ یہ بری سفر منطقہ استوا کے کنارہ سے منطقہ معتدلہ میں خط استوا کے شمالی درجوں سے شروع ہوگا اگر غائیت جنوب سے بری سرحد کے نشانوں پر تناسرم کے مقام سے چلیں تو ہم کو معلوم ہوگا۔ کہ سیام کے متصل سات سو میل سفر کریں تو ایک بار اشیگا جو شان کی ریاستوں کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اور فرنچ انڈوچین (فرانسیسی انڈیاچینی) کی سرحد سے ملتا ہے۔ اور برہما کو چینی اضلاع یون ٹن سے جدا کرتا ہے اور زاہدوں کی ریاست تبت کی سرحدوں پر پھرتا ہے اور چھوٹی سی پہاڑی ریاست سکم کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور نیپال کی جنوبی مغربی سرحد متعین کرتا ہے۔ اب یہاں سے پہاڑ پر چڑھکر کوہستان ہمالیہ میں داخل ہو اور کشمیر کے شمالی مشرقی گوشہ سے نکل کر شمالی مغربی سرحد میں داخل ہو پس یہاں انڈیا کی سرحد ختم ہوتی ہے۔ اس شمال مغربی سرحد کے بہت سے واقعات تاریخوں میں مندرج ہیں اور اخباروں میں ان کا ذکر اکثر ہوتا ہے۔ اور اس کا ایک نیا صوبہ بنا ہے اس کا حال اب تم کو سناتے ہیں۔

شمالی مغربی سرحد

اس کو کشمیر کے شمال سے دیکھنا شروع کرو۔ تو ایک بیقاعدہ مستطیل مجمع کے گرد کھینچنا پڑیگا۔ یہ کشمیر کا نہائیت دور کا مقام ہے۔ ٹھیک اس کے مغرب میں چترال ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے یہ دو مقام ایسے ہیں جہاں سے ہندوکش کے دروں کی نگرانی ہوتی ہے۔ آگے جنوب میں مال کنڈ اور چکدرہ ہیں یہ دونو مقام شمالی مغربی سرحد کے بڑے محافظ ہیں جہاں سے وادی سوات کی قوموں کو انگریز ڈراتے اور دہمکاتے رہتے ہیں۔ اس سرحد میں درہ خیبر داخل ہے۔ جو بذریعہ ریل کلکتہ سے ملتا ہے۔ جمرود اس ریل کا سرا ہے۔ اور وادی قرم اور گومل بھی دو بڑے مقام بکار آمد ہیں جہاں سے افغانستان میں رسائی ہو سکتی ہو یہ بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ گومل سے

جنوب کی طرف سرحد بل کہاتی ہوئی دریائے سندھ سے تقریباً سو میل چل کر اس سونمینا سمندر سے جا ملتی ہے۔ پس یہ انڈیا شمالی مغربی سرحد کے نشانات نہایت کشمیر سے بحر عرب تک ہین۔ اب اس کے آگے مغرب مین ایک اور سرحد ہے اس مین کوہستان ہین جن مین وحشی قومین آباد ہین جسکو ہم شمالی مغربی سرحد کہتے ہین۔

منطقہ سرحد

یہ سرحد کوئی خط نہین ہے کہ نقشہ مین کھینچا ہوا ہو وہ ایک منطقہ ہے جسمین قومین آباد ہین۔ درہ خیبر کے طول پر بلوچستان کے گرد اس کا عرض بدلتا جاتا ہے یہ بیرونی سرحد انڈیا کی چترال افغانستان سے ہندوکش سے کر برٹش بلوچستان تک لگی ہوئی ہے اور خیبر اور قرم اور گومل پر قبضہ [illegible] کے سبب ہے جو سرحدی انہاؤن کو قدیمی سرحدون پر جھگڑے رہتے ہین۔ برٹش بلوچستان ایک جزیرہ کی مانند ہے کہ تین طرف سے جنگی اقوام کے ملکون سے گھرا ہوا ہے جسپر انگریزون کا قبضہ ہے اور چوتھی طرف قندھار ضلع افغانستان ہے جسکی طرف سکھر کی ریل جاتی ہے۔

انڈیا کا اندرونی جغرافیہ

ہمنے انڈیا کے توابع عدن اور جزائر انڈمان کو چھوڑ کر برٹش انڈیا کی سرحدون کا پورا بیان لکھدیا ہے اس کو بحری سفر مین مکران سے بحر ہند کے اندر تک اور بری سفر مین تناسرم کے نخلستان سے تمام دنیا کی برفین دورون تک بیان کیا ہے۔ خود انڈیا بھی ایک عجیب سلطنت ہے اگر کوئی شخص بیلون مین بیٹھ کر بلندی پر چڑھے تو وہ انڈیا مین ساری چیزین دیکھیگا جو ساری دنیا مین دیکھ سکتا ہے اسمین وہ بلند پہاڑ نظر آئین گے جو کہیں دنیا مین نہین اس مین وہ دریا بہتے ہوئے نظر آئین گے جن سے بڑے دریا دنیا مین کمتر ہون گے کوئی حصہ ایسا نظر آئیگا کہ اس مین صدہا دیہات تاڑ اور کھوپرے اور کھجور کے درختون مین ایسے چھپے ہون گے کہ دکھائی نہ دین گے کہین ریگستان ایسے معلوم ہون گے جن مین سبزہ پتے کا پتہ نہ ہوگا کسی حصہ مین سردی ایسی ہوگی کہ بدن کانپتا ہی ہوگا کسی حصہ مین گرمی ایسی ہے کہ بدن پھکا جاتا ہے۔ نباتات وجمادات اور حیوانات اس مین سب قسم کے موجود ہون گے۔ اس کے قدرتی تین حصے ہین اول کوہستان ہمالیہ کا خطہ ہے جو شمال مغرب سے آسام کی سرحد سے ہندوکش تک پھیلتا ہے دوم کالی ہندکی میدان ہین جن کے اندر مغرب مین دریائے سندھ اور اس کے معاون ہین اور شرق مین گنگا اور اس کے معاون بہتے ہین تیسرا حصہ جنوب مین جزیرہ نما ہے جسکو پہلے ہندوکش کہتے تھے مگر اب دکن کا اطلاق اس جزیرہ نما کے وسطی مرتفع زمینون پر ہوتا ہے مین جانتا ہون۔ کہ میرے ہموطن تھوڑے سے ہی ایسے ہون گے جن کو اس مضمون کا پڑھنا اور سمجھنا اور سوچنا پسند ہوگا اس لئے مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون۔ ذکاء اللہ دہلوی۔ (المجدد)

برقی طاقت کے کرشمے

فرانس مین ایک ماہر علم برق نے حال مین ایک عالیشان مکان اس قسم کا بنایا ہے۔ جس مین گھر کے تمام کام بغیر خدمتگارون کے برقی آلات سے لے جاتے ہین انہین ایام مین امریکہ کا ایک اخبار نویس اس مکان کے دیکھنے کو گیا اس نے اس مکان کی سیر کا حال ایک انگریزی اخبار مین یون لکھا ہے۔

شام کا وقت تھا جب ہم اس مکان کے دروازے پر پہونچے گھنٹی کے بٹن کو دبایا۔ اس کو ہاتھ لگاتے ہی ایک سوراخ مین سے چمکدار روشنی نکلی وہ تیز ہوگئی۔ مکان کے اندر سے آواز آئی۔ ٹھیرئیے۔ مینے آپ کو دیکھ لیا ہے ابھی دروازہ کھولتی ہون۔

یہ گھر کی بی بی کی آواز تھی۔ وہ مکان کے کسی دوسرے کمرے مین بیٹھی تھی اس نے وہین بیٹھے بیٹھے ایک بٹن کو دبایا۔ بٹن کا دبانا تھا۔ کہ جھٹ سے دروازہ خودبخود کھل گیا۔ مین دروازے سے گذر کر دو چار ہی قدم گیا تھا کہ میرے پاؤن کے نیچے کوئی چیز رگڑ کھاتی معلوم ہوئی۔ یہ بوٹ صاف کرنے کا برش تھا۔ یہ بالکل زمین کے ہموار تھا اور پاؤن رکھتے ہی خود بخود برقی طاقت سے بوٹ کے سنے کو صاف کرنے لگا۔

کھانے کی میز خوب سجی ہوئی تھی۔ کئی کرسیان اس کے گرد لگی ہوئی تھین۔ ہر کرسی کے سامنے میز پر ایک گلاس اور ایک دھات کا بیلن رکھا ہوا تھا۔ نشست کے قریب داہنے ہاتھ کی طرف چند مختلف رنگ کے بٹن لگے تھے۔ ایک بٹن کو ہاتھ لگاتے ہی رنگ برنگ کی شعاعین میز پر پھیل گئین۔ اور میز کا سامان جگمگا اٹھا بیلن سے کمرہ گرم کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق اس قسم کا سامان تھا۔ کہ فرش پر پاؤن کو گرم کرنے تک کے آلات موجود تھے۔ ایک فیتہ لگا ہوا تھا۔ اس کو دبانے سے گرمی کم یا زیادہ ہوسکتی تھی۔ مین کھانے کی میز کے پاس بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد میزبان کے سامنے خودبخود میز کا ایک خانہ کھلا اور اس مین سے گرما گرم ایک شوربے کی رکابی نکلی پھر وہ خانہ گھومتا ہوا میزبان اور ان کی بی بی کے سامنے گیا سب کے سامنے اسی طرح رکابیان رکھی گئین سب نے شوربا پیا۔ پھر جب رکابیان خالی ہوئین تو خالی خانے مین رکھدی گئین۔ اسی طرح قسم قسم کے کھانے باری باری سے ہمارے سامنے آتے تھے۔ کوئی خدمتگار یا خانساماں وہان نظر نہ آتا تھا۔

اس مکان مین سب سے زیادہ قابل دید چیز اس کا باورچی خانہ تھا سب برتن المونیم دھات کے تھے۔ ہر ایک کھانے کے تیار ہونیکا وقت معلوم کرنے کیلئے باورچی خانہ مین ایک آلہ لگا ہوا تھا باورچی برقی مشین کی سوئی کو ہلا دیتا تھا۔ کھانا خودبخود پکنے لگتا۔ جب اس کا مقررہ وقت ختم ہوجاتا تو ایک گھنٹی بجتی جو اس بات کی اطلاع ہوتی۔ کہ کھانا تیار ہوگیا ہے۔

برقی قوت سے ہی برتن دھلتے تھے ایک منٹ مین سو رکابیان دھل کر خشک ہوجاتی تھین۔

"بدر ٹھیک وقت پر نکالا جاتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "بدر" کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دو صفحے اضافہ جات کرکے بھی وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھیک تاریخ پر نکل جانے کا یقین اس درجہ تک پہونچ چکا ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ بھی خریدارون کو دیر سے پہونچے۔ تو دفتر مین بہت سے خطوط شکایت کے پہونچ جاتے ہین۔ شروع سال سے ٹھیک وقت پر شائع کرنے کے متعلق ہمنے تو کوئی تساہل نہین کیا مگر بعض واقعات ایسے پیش آئے ہین کہ ہمین اس کے متعلق کچھ کہنا پڑا ہے ایک دن ایسا ہوا کہ ہمنے ڈاک خانہ مین ڈاک کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اخبار پہونچا دیا مگر یہان سے روانہ نہ کیا گیا۔ عذر یہ تھا کہ ہم چھاپ نہین سکے۔ اس کے بعد پچھلے پرچے کی نسبت یہ بات ہمارے نوٹس مین دی گئی ہے کہ اخبار جمعرات شام کی گاڑی مین روانہ نہین ہوا بلکہ ٹال ہی پڑا رہا وجہ یہ کہ یکہ والا وقت پر ڈاک نہ لایا اور اس کے قبل بھی چند بار ایسا ہوا ہے یہ باتین محکمہ ڈاک کے افسرون اور یکہ کے ٹھیکیدار کی توجہ کے قابل ہین جنکے متعلق اگر یہی حال رہا تو ہمین تفصیل سے لکھنا پڑیگا کیونکہ اس کارخانے کو بہت بھاری نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے علاوہ ازین ہمین کچھ قصور نہین ہے۔

انتخاب الاخبار

دو ہفتے انتخاب و سیع ..

۱۔ شاہ پرتگال معہ ولیعہد قتل کیا گیا۔ قتل شاہ کی تفصیلات نہائیت جگر خراش ہین جس کھلی گاڑی پر سوار تھے اس کے ساتھ اردل کی حفاظت تھی۔ عین چوک مین گاڑی گذر تی تھی۔ جبکہ ایک جوان دفعتاً لپکا۔ پشت گاڑی کے پایدان پر چڑھ کر فیر کیا۔ اس شخص نے ریوالور اس طرح سر کی کر شاہ ڈان کارلو کے پہلو مین گولی لگی۔ ملکہ کھڑی ہو کر چیخ پڑین۔ ملکہ کے ہاتھ مین گلدستہ تھا وہی قاتل کے چہرے پر دے مارا۔ ولیعہد نے بھی ہاتھ کی چھڑی سے ضرب لگائی۔ لیکن قاتل باز نہ آیا۔ غضب کا ہٹ دھرم نکلا۔ اس نے شاہ کی پشت مین ایک اور فیر ریوالور کا کر دیا۔ تب بازاری تماشائیون نے اس ملعون قاتل کو کھینچکر نیچے اتار لیا۔ ایک پولیسمین نے بندوق سے مار ڈالا۔ اِدھر ایک اور آدمی نکلا۔ باران کوٹ مین کر متواتر فیر کرنے والی قرابین نکال کر علی التواتر دو فیر کئے یہ دونون فیر بلا تحاشا ولی عہد کی طرف تھے۔ وہ تیسرا فیر بھی کرنا چاہتا تھا۔ کہ ایک افسر نے تلوار سے کاٹ ڈالا۔ اس وقت غریب ملکہ کی حالت دردناک تھی۔ کبھی خاوند کو دیکھتی کبھی وارث کو۔ دیوانہ وار چیخین مارین۔ ملکہ رات بھر بیٹھی رہین ایک طرف خاوند مردہ تھا۔ ایک طرف لخت جگر جان توڑتا تھا غضب مجسم۔

شاہ کا ایک قاتل لزبن کے مدرسہ کا ایک ٹیچر تھا رسالہ مین سارجنٹ بھی رہ چکا تھا۔ قتل کیا گیا۔ ہمارے حضور شاہ قیصر نے اور نیز شاہ اٹلی نے ایک ایک ماہ ماتم منانے کا حکم دیدیا ہے بطور ہمدردی قیصر جرمن نے تین ہفتہ کے لئے درباری ماتم کا حکم دیا۔ پرتگال مین نیا انتظام زیر تعمیل ہے۔

۲۔ انبوہ بیکاران نے لارڈ شیر کو پکڑ کر ایک ستون سے باندھدیا اور خوب بید مارے۔

۳۔ جنوب کے ساحل رامیشورم سے سیلون تک جہازی نہر بنانا گورنمنٹ انڈیا نے منظور نہین کیا۔

۴۔ ناسک مین ترمبوک دروازہ کے متصل سخت آتش زدگی سے کئی دکانین جل گئین۔ ۲۵۔۳۰ ہزار نقصان

۵۔ ولایت مین سانپون کا زہر بڑے شوق سے خریدا جاتا ہے۔ جو زندہ اور زہریلے ناگون سے بمشکل نکالا جاتا ہے۔ ڈیڑھ رتی کے لئے بیس روپے قیمت

لی جاتی ہے۔

۶۔ لاہور میونسپلیٹی نے ہوس ٹیکس کی تجویز تو منسوخ کی مگر اس کی بجائے ایک عجیب تجویز پیش کی گئی۔ وہ یہ کہ جتنے مسافر لاہور سے ریل سے سفر کرین۔ ان پر ۴ر۔ ۳ر۔ ۲ر۔ ۱ر ٹیکس لگایا جاویگا۔ وہ کیون ؟ کہ وہ بھی عمدہ پانی سڑکون نفیس بازارون صاف روشنی۔ مصفا پانی اور ایسے فوائد سے متمتع ہون گے؟ (اچھی مہمان نوازی ہے)

۷۔ جو مقدمے ٹرنسوال مین ہندیون پر چلائے گئے تھے ان سے گورنمنٹ دست بردار ہوگئی ہے اور جن ہندیون نے نام درج رجسٹر کرانے سے انکار کیا تھا انہین تین ماہ کی مہلت دیگئی ہے۔ پہلے سب کا انگوٹھے کا نشان لگایا جاتا تھا مگر اب خواندہ آدمی اس سے مستثنٰی کئے گئے (مسٹر گاندھی۔ عبدالغنی کی کوشش مبارک ہوئی)

۸۔ مسٹر فورنیز کی رائے مین ہر ایک ذرہ ایک مکمل نظام ہے۔ جس پر ہزارہا بستیان بہت ہی چھوٹے جاندارون کی آباد ہین۔ ہمارا سکنڈ ذرہ کی دنیا کے لئے ۱۰ سال کے برابر ہے۔ سچ ہے۔ ؎

اہل بینش چو بچشم دل بینا بینند
مہر از ذرہ و از قطرۂ دریا بینند

۹۔ کابل مین سخت چیچک اور خسرہ نمودار ہوا۔ سردار نصر اللہ خان کے تین بچے ضائع ہو گئے۔

۱۰۔ پارلیمنٹ کھلنے پر حضور ملک معظم بالقابہ نے فرمایا نہائیت افسوس کا مقام ہے۔ کہ اکثر حصص ہندوستان مین پچھلے سال بارش نہ ہونے کیوجہ سے قحط اور بیماری عام طور پر پھیل رہی ہے۔ مناسب امداد کی تدابیر غور و خوض کے بعد تجویز کی گئی ہین۔ رعایا اور حکام مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہین۔

۱۱۔ ۲۰ر جنوری کی شب کو پشاور مین نہائیت معرکہ کا ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو شب کی تاریکی مین شہر کے اندر گھس آئے ایک متمول ساہوکار کے مکان کو توڑ کر ۲ لاکھ کا زر و جواہر لیکر چمپت ہوئے۔ مکان پر پہرہ کے لئے جو آدمی متعین تھے۔ انہین سے دو نشانہ بندوق اور دو مجروح ہوئے پولیس کے دو سپاہی بھی ہلاک ہوئے۔

۱۲۔ اب کے سال غیر معمولی جاڑون سے لہریا سرائے دربھنگہ مین بیشمار پرندے درختون پر ہی مر گئے۔

۱۳۔ انجمن حمایت اسلام پر مختلف اعتراض ہو رہے ہین۔ یہ اعتراض خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ چار آنے چندہ ادا کرے مگر کئی ممبر ایسے ہین جنکے ذمے سالہا سال کا بقایا ہے۔ یہی انجمن کی کارروائیان خلاف قانون ہین۔ کہ ہر ایک اجلاس مین جو ممبران شریک ہوتے رہے وہ قانون کے مطابق ممبر شمار ہونے یا رائے دینے کے حقدار نہ تھے۔

۱۴۔ چندوی (جہلم) مین ایک شخص نے تین آدمیون کو چھری سے زخم لگا کر ہلاک کر دیا۔

۱۵۔ ۱۸ر جنوری ایبٹ آباد(چھاونی) دس بجے کے قریب روشنی دکھائی دی۔ جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی۔ پرندے بھڑک کر اڑنے لگے۔ اڑھائی منٹ تک یہ نظارہ رہا (شہاب ثاقب)

۱۶۔ تم کیا مانگتا۔ یہ دو لفظ وہ انسپکٹر پولیس نے ایک لڑکے سے کہے۔ ہتک کی وجہ سے ۱۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔ ڈیفنس کیطرف سے کہا گیا کہ کہنے والے کا مطلب یہ تہا۔ تمہین کیا مطلوب ہے (ذرا آج کل کے جنٹلمین جو اپنی زبان بگاڑ کر بولتے ہین۔ وہ بھی محتاط رہین)

۱۷۔ یکم مارچ سے ریاست اندور مین ڈاک کا انتظام برٹش محکمہ ڈاک کی تحت مین لایا گیا۔

۱۸۔ مہاراجہ سر جوتیندر و موہن ٹیگور کی جدی جائیداد کا مالک جسکی آمدنی ۵ لاکھ سالانہ ہے انگریز ہوا وجہ یہ کہ مہاراجہ کا بھائی عیسائی تہا۔ میم سے شادی کی۔ اولاد نہ ہوئی۔ ایک انگریز کو متبنٰی بنایا۔

۱۹۔ شاہ کابل کے جلال آباد آنے سٹر تیلک کا پتلا جلایا جانے ناگر باری کے دخانی جہاز کے الٹ جانے کی خبرین غلط ہین

۲۰۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر ۳۰۔ مارچ شملہ مین کھلینگے

۲۱۔ ہند مین قحط زدون کی تعداد ۵ لاکھ ۷۶ ہزار تک پہنچگئی ہے۔

۲۲۔ آئندہ ڈاک کے پارسل کی تعداد بجائے بیس کے دس سیر کرنے کی تجویز ہے

۲۳۔ ایک کل ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ ۵۵ فیٹ گہرے کنوئین مین سے ایک بیل ۲۴۲ چاٹیان (جھلاری ٹینڈین) باسانی نکال سکتا ہے۔ ایک سَو روپیہ قیمت۔

۲۴۔ ایک نقشہ پیش کیا گیا ہے جنمین مسلمانونکی تعطیلین صرف آٹھ بتائی گئی ہین ۱۸ ہندون کی ہین۔ اور پہر راقم نے عرض کیا ہے کہ عید و محرم کی تعطیلین دو چند کر دی جاوین۔ عید کے متعلق جو صلاح دیگئی ہے وہ نہائیت عمدہ ہے۔ مگر کیا مسلمانون کو جمعہ کی تعطیل کی ضرورت نہین۔ خواہ نصف دن ہی کیون نہ ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے بھی خرید لو

دُرِّثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور لیتھو طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ / غیر مجلد ۶ /

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱ /

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور تا ابد یہ ہے: قیمت ۸ /

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور بہت سی دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں لکھا ہیں۔ قیمت ۲ /

غلامی اور عصمت انبیاء سلسلہ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ / عصمت انبیاء ۸ /

سرّ الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے مقابلہ روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱ /

البرہان الصریح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعودؑ کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹ /

نظم ستدھو ستمبلات کے بھیرہ۔ قیمت ۸ /

جامِ شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸ /

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم۔ قیمت ۸ /

انڈ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ /

کامن احمدی الاواد والے۔ قیمت ۸ /

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱ /

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲ /

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی تریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ / مگر جو صاحب پیشگی قیمہ بھیجیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال درم نقدہ سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی جتنے کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اسلئے یہ گراں رعایت گوارا کی گئی ہے اسوقت نہیں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ کی قیمت کی کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف عہ / میں ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو انعامی ایک روپیہ لینے پر روانہ کیجاوینگی۔ وہ یہ ہیں۔ سلاسل التعلیم۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا من۔ چیٹھی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ / اور کمیشن ۱ / لگیگا۔ کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے۔ کتابیں مفت روانہ ہونگی ایک روپیہ ان کا بطور پیشگی جمع رہیگا۔ نٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سر دست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی۔

المشتہر۔ سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں نکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ پر یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا۔ یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا مہینے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک میں بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ اونہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔

راقم۔ محبوب عالم ممبر ال کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی تمام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے

قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ۔ بیس گولی عہ / علاوہ ازیں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ درد آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور ہیچ پن اور ضعف بصارت کیلئے بینظیر ہے۔ فی تولہ ۸ / دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس عہ / سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۸ / سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بیچین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس عہ /

پتہ۔ خوشخط بمع حالات مفصل، عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔)